جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کوئی صاحب بلا اجازت مصنف طبع نہ کرائیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِہَا بَعَثَہُ اللّٰہُ فَقِیْہًا وَّکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شَافِعًا وَّشَہِیْدًا (مشکوٰۃ کتاب العلم)

الحمد للہ کہ محبانِ رسول کے لئے حرزِ جان ثناخوانِ رسالت کے لئے تیغِ براں رسالہ ذیشان منبعِ عظمتِ رسولِ امین مظہرِ شانِ رحمۃ للعالمین

بنام

اَرْبَعِیْن

فِیْ شَانِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن

مؤلفہ خطیبِ ملت مبلغِ اہلسنت حضرت مولانا ابو المقبول غلام رسول صاحب گل قادری نقشبندی مجددی رضوی مالک مکتبہ مجددیہ لاثانیہ شہری صدر جماعت اہلسنت گلستان شیر والہ چوک غلام محمد آباد - فیصل آباد

زیرِ اہتمام: مولوی محمد مقبول احمد و مولوی محمد محمود احمد صاحبان سلمہ الرحمان (صاحبزادگان مصنف رسالہ ہذا)

قیمت تین روپے - علاوہ محصول ڈاک

Marfat.com

دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا
کس نے تیرے سوا شاہِ احمد رضا

دوست دشمن کی تھی کچھ ہم کو خبر
تو نے ظاہر کیا شاہ احمد رضا

گھٹ گھٹا گھٹ گھٹا کر مریں حسد میں
تیرے دشمن سدا شاہِ احمد رضا

اِنتساب

58536

فقیر اس گلدستۂ سدا بہار محامد سید الابرار اوصافِ محبوب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل رسالہ کو شیخ الاسلام والمسلمین سند العلماء والمحققین امام العارفین بدر الکاملین عاشق سید الانام علیہ السلام مرکز الخواص والعوام اعلیحضرت امامِ اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملتِ طاہرہ صاحبِ تصانیفاتِ کثیرہ المولانا الامام الشاہ امام احمد رضا فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالٰے عنہ کے مبارک نامِ نامی اسمِ گرامی سے منسوب کرتا ہے جن کے ارشاداتِ طیبات اور مبارک تصنیفات وتالیفات آج بھی عشاقانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حرزِ جان ہیں جن کی جملہ خدماتِ دینیہ میں سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ انہوں نے

Marfat.com

ملتِ اسلامیہ کو گندم نما جو فروش ٹولوں اور ان کے گمراہ کن ملاؤں اور ان کے کفریہ نظریات سے اس حد تک آگاہ کر دیا کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گیا۔ سچ کہا ہے کسی عاشقِ صادق نے کہ

ڈال دی قلب میں عظمتِ مصطفٰے
خدمتِ اعلیحضرت پہ لاکھوں سلام

★

محتاجِ کرم الراقم و آثم
فقیر قادری ابو المقبول غلام رسول گل نقشبندی
مجددی رضوی غفرلہٗ (المعروف سمندری والے ،
شہری صدر جماعت اہلسنت پاکستان) مالک مکتبہ مجددیہ لاثانیہ
شبیر انوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وجہِ تالیف

شہر لائلپور جس کو کہ پاکستان کا مانچسٹر کہا جاتا ہے دیگر صنعتی اعتبار سے جس کو کہ پاکستان کی شہ رگ ہونے کی حیثیت حاصل ہے۔ قیامِ پاکستان سے قبل مذہبی اعتبار سے اس شہر کی حالت بالکل ناگفتہ بہ تھی حتٰے کہ یہاں کے مولوی و مفتی کہلانے والے مذہبی ٹھیکیداروں نے خود ہی مذہب کو بازیچۂ اطفال بنا رکھا تھا۔ ان کے کفر و شرک کے فتووں سے ہندو سکھ تو محفوظ تھے لیکن وہ کلمہ گو مسلمان جو کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت سے سرشار اور عظمتِ رسالت کے علمبردار تھے یہ لوگ بمع اپنے فتووں کے ان کے درپئے آزار تھے لیکن یہ عشاقانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بقولِ اقبال کہ

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت کا کچھ مزا ہی نہیں

یہ شیفتگانِ زلفِ رسول علیہ السلام زخموں پہ زخم کھا کر بھی نعتِ نبوی علیہ السلام پڑھتے اور رب کریم سے یوں دعاگو ہوتے کہ اے مولےٰ لائلپور کے ان گندم نما جو فروش مفتی و مولویوں کو بھی عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نواز اور ہمیں ہمارا کوئی ایسا راہبر عطا فرما جو صبح و مسا تیری حمد اور

Marfat.com

تیرے محبوب علیہ السلام کی مبارک نعتوں کے نورانی نغموں سے ہمارے ایمان کی آبیاری فرمائے چنانچہ ان کی دعائیں رنگ لائیں اور تقسیم ملک کے بعد جہاں دیگر اضلاع کے مہاجرین پاکستان کے مختلف اضلاع میں فروکش ہوئے وہاں ضلع لائلپور اور سٹی لائلپور میں بھی انہوں نے سکونت اختیار کی۔ ان مہاجرین میں عشاقانِ شانِ رسالت شیدایانِ شانِ ولایت کی کثیر تعداد لائلپور میں بھی تشریف لائی۔ چنانچہ اہلِ لائلپور میں سے وہ پہلے شیدایانِ شانِ رسالت علیہ السلام ان مہاجر بھائیوں سے مل کر پھولے نہ سماتے تھے۔ بلکہ جہاں کہیں بھی شمع رسالت کے چند پروانے مل بیٹھتے وہیں روحِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے اور رسالت کے نعرے گونجنے شروع ہو جاتے۔ مگر وابستگانِ دامنِ رسالت علیہ السلام کو وہ کمی جو کہ قیامِ پاکستان سے پہلے محسوس ہو رہی تھی وہ بدستور پیشِ نظر تھی اور وہ تھی کسی راہبر کامل عالم وعامل راہنما کی ضرورت بلکہ یہ وقت اب پہلے سے بھی بڑھ کر کسی راہنما کی ضرورت کا متقاضی تھا۔

چنانچہ قیامِ پاکستان کے بعد ابھی مختصر عرصہ ہی گذرا تھا کہ اہلسنت وجماعت کی دعائیں رنگ لائیں اور اہل لائلپور کو وہ راہنما شیخ المحدثین امام المفسرین سند المحققین وحید العصر فرید الدہر قطب الوقت الحاج علامہ ابو الفضل مولانا مولوی مفتی پیر محمد سردار احمد صاحب چشتی قادری رضوی کی صورت میں میسر آ گیا۔ بس پھر کیا تھا گلشنِ سنیت میں بہار آ گئی اور پھر دیکھتے دیکھتے اس بہار نے کوئی قصبہ یا شہر بالخصوص لائلپور کی کوئی گلی یا محلہ نہ چھوڑا۔ کہ جہاں سرکارِ دو عالم علیہ السلام کے عشق ومحبت سے سدابہار پھول نہ کھلے ہوں اور پھر لائلپور

Marfat.com

کے تو ایسے مقدر چمکے کہ اسکے گلی کوچوں اور در و دیوار سے مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام کی صدائیں آنے لگیں اور ماحول اتنا پاکیزہ ہوگیا کہ آج اگر اس محلہ میں عید میلاد النبی علیہ السلام کا اجلاس ہو رہا ہے تو کل دوسرے محلہ میں معراج النبی علیہ السلام کا ذکرِ خیر ہو رہا ہے۔

اس دوران گو مخالفتوں کے طوفان بھی آئے اور بغض حسد کی آندھیاں بھی اٹھیں مگر وہ مردِ درویش عشقِ رسالت کی شمع فروزاں لئے ہوئے بڑھتا ہی چلا گیا۔ نورِ رسالت علیہ السلام کا دشمنِ ازلی شیخ نجدی یعنی شیطان بھلا یہ کیسے اور کیونکر گوارا کر سکتا تھا کہ یہ پاکیزہ ماحول یہ نورانی فضا یہ وجد آفریں سماں برقرار رہے۔ چنانچہ وہ کبھی وقتاً فوقتاً اپنا لباس بدلتا اور پھر کبھی شیخ القرآن اور کبھی شیخ الاسلام جیسے پاکیزہ لبادے اوڑھ کر پھر کبھی ہزارہ اور کبھی کاشمیری خانوادوں سے ہو کر کبھی خطیبِ اسلام اور کبھی شاہینِ پاکستان کہلا کر اسلامیانِ لائلپور سے ٹکراتا رہا لیکن یہ شمعِ رسالت کے پروانے اب بیدار ہو چکے تھے ماحول کروٹ بدل چکا تھا فضا تکبیر و رسالت کے نعروں سے گونج رہی تھی چنانچہ یہ مختلف روپ دھارتا ہوا کبھی کسی محلہ اور کبھی کسی بازار اور کبھی اِس گلی اور کبھی اُس گلی میں مارا مارا پھرتا تھا چنانچہ اس لعین نے حضرت محدثِ اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کی موجودگی و غیر موجودگی میں کئی دروغ بے فروغ قوم کے سامنے رکھے مگر قوم نے اسکے تمام دروغوں کو لاحول کے باوقار کوڑوں سے کچلنا اپنا محبوب مشغلہ بنالیا جب شیطان اور اسکے تمام چیلے بمع کل لاؤ لشکر کے شکست خوردہ ہو گئے تو ڈوبتے نے تنکے کا سہارا لیا اور

Marfat.com

چک نمبر ۴۲۸/۴ گ ب کے ایک چیلے کو ورغلا کر گاؤں کی حدود سے کھینچا صد شہر میں لا کھڑا کیا۔ اس مادر پدر آزاد چیلے نے آ کر ایسی زبان کھولی کہ اس کی زبان درازی و یادہ گوئی سے بیگانے تو بیگانے اپنے بھی نہ بچ سکے۔ چنانچہ اس کی اس قسم کی گستاخیوں کی پاداش میں اسکو اسکے اپنوں نے متعدد مرتبہ اپنی جماعت سے نکالا معاف کیا پھر نکالا اور معاف کیا یہ سلسلہ جاری رہا حتی کہ ۱۹۷۳ء تو اس کے لئے مکمل خَرَج یَخرُجُ کا باب لے کر آیا۔ اس کی مکمل تصویر اور مذہبی وسیاسی چالوں سے آگاہی کے لئے فقیر کا رسالہ الدُّر الثمین حصہ اول وحصہ دوم ملاحظہ کیجئے۔ اس مفسد وفتین شخص نے آتے ہی لائلپور کی پر امن فضاء کو مکدر کرنا شروع کر دیا یہانتک کہ لائلپور کی انتظامیہ کو اسکے شہر بدر کرنے کے علاوہ امن کی اور کوئی صورت نظر نہ آئی چنانچہ اسکو شہر بدر کر کے تھانہ گرڈھ کے علاقہ میں کچھ عرصہ کے لئے بند کر دیا گیا لیکن پھر اس کا غذی شیر کا جلال جلد ہی ہرن ہوگیا چنانچہ اس نے فوراً ڈپٹی کمشنر لائلپور سے تحریری معافی مانگی جو کہ ملکی پریس میں بھی شائع ہوئی جسکو کہ قارئین رسالہ ہذا جب چاہیں فقیر کے پاس تشریف لا کر ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

اس تحریری معافی نامے کا مضمون مندرجہ ذیل ہے۔

خطیب جامع مسجد لائلپور نے معافی مانگ لی

شہر بدر کرنے کے احکامات واپس لے لئے گئے

لائلپور ۲۸ رجولائی (اپ پ) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لائلپور نے جامع مسجد

Marfat.com

کے خطیب مولوی ضیاء القاسمی کو شہر بدر کرنے کے احکامات واپس لے لئے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک حکم میں لکھا ہے کہ مولوی ضیاء القاسمی کو ۲۸ر جون کو ایک حکم کے تحت شہر بدر کر دیا گیا لیکن مولوی قاسمی نے معافی نامہ داخل کر دیا ہے جسے منظور کر لیا گیا ہے آرڈر میں کہا گیا ہے کہ معافی نامہ میں حکام کو یقین دلایا گیا کہ وہ آئندہ اپنی تقریر میں پوری احتیاط سے کام لیں گے۔

چنانچہ اب جب دوبارہ ملاں جی کی سواری بادبہاری لائلپور واپس پہنچی تو کچھ عرصہ تو انہوں نے امن وسکون سے گذارا مگر جس کے نمک خوار تھے وہ شیخ نجدی کب چپ رہنے دے سکتا تھا چنانچہ اب مُلّاں جی نے یہ پینترا بدلا کہ اِدھر اُدھر سے مضمون چرا کر چھوٹے موٹے رسالے طبع کرانے شروع کر دیئے چنانچہ ان کے دیگر رسالوں میں سے اربعین نامہ رسالہ جو کہ [illegible] چالیس صفحات پر مشتمل تھا شائع ہوا تو ملک کے [illegible]واد اعظم بالخصوص عشاقانِ رسالت کے علمی حلقہ نے اس میں گستاخیوں [illegible] مٹنے کی رمق اپنے سینوں میں محسوس کی اور فقیر کو متعدد احباب نے ان گستاخانہ تحریفوں و تحریروں کا نوٹس لینے کے لئے متعدد بار فرمایا لیکن فقیر [illegible] اپنی تبلیغی مصروفیات کے ٹالدیتا رہا حتیٰ کہ پشاور میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اجلاسوں کے دوران جو کہ آغا سید ظفر شاہ صاحب کے زیر اہتمام بڑی شان وشوکت سے منعقد ہوتے ہیں خطیب پاکستان علامہ محمد شریف صاحب نوری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اور شیخ الحدیث

Marfat.com

والتفسیر حضرت مولانا پیر بخش صاحب پشاوری نے کچھ ایسے اصرار سے تقاضا فرمایا کہ فقیر نے وعدہ کر ہی لیا لیکن وعدہ اس شرط سے مشروط تھا کہ اس ٹلّاں کی گستاخانہ تحریفوں و تحریروں کا جواب تو فقیر تحریر کرتا ہے مگر آپ عام اہلسنت وجماعت کے لئے شانِ رسالت پر مبنی چالیس حدیثیں جمع فرما کر شائع کریں اور اسکا نام بھی اربعین ہی ہو۔ افسوس کہ موت کے ظالم ہاتھوں نے چمنستانِ بزمِ خطابت کی اس چہکتی ہوئی بلبل کو ہم سے چھین لیا اور حضرت علاّمہ نوری صاحب مرحوم یہ وعدہ وفا نہ فرما سکے چنانچہ اب بصد حزن وملال فقیر خود ہی وہ وعدہ جو ان سے لیا تھا پورا کر رہا ہے۔ رب کریم توفیق عطا فرمائے۔ اس رسالہ میں فقیر پہلے بطور حمد و نعت حضرت شیخ المفسرین استاذ العلماء علاّمہ عبدالنبی المختار مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ کی تفسیر نعیمی کے شروع صفحات سے کچھ مضمون پیش کرے گا۔ باقی مضمون کے لئے مختلف کتب احادیث سے شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس حدیثیں لے کر پیش کی جائیں گی کہیں کہیں اُن حدیثوں کے شارحین سے اس کی شرحیں بھی تحریر کر دی جائیں گی تاکہ عشقِ رسول علیہ السلام میں اضافت، مضمون میں لطافت اور مطالعہ میں مزید وسعت و برکت پیدا ہو۔ فقیر چونکہ اس بحر زخار کے شناور ہونے کا دعویدار نہیں بلکہ فقط اسباب حصول مغفرت میں سے طلبِ مغفرت کے لئے یہ سبب تلاش کر کے قلم و قرطاس کا سہارا لیا ہے اس لئے اہلِ علم و دانش حضرات سے پر زور گذارش ہے کہ جہاں کہیں رسالہ ہٰذا میں کمی یا غلطی محسوس فرماویں تو فقیر کو ضرور مطلع فرما دیں

Marfat.com

تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کا ازالہ ہو سکے۔

قارئین سے استدعا ہے کہ وہ فقیر کے لئے بالخصوص اور تمام احبابِ اہلسنت وجماعت کے لئے بالعموم نیک دعائیں فرماتے رہیں اور خاصکر اس خادمِ اہلسنت کے لئے یہ دعا ضرور فرمایا کریں کہ

؎ میں سو جاؤں یا مصطفٰے کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِّ علٰی کہتے کہتے

آمین ثم آمین

الراقم و آثم

فقیر قادری ابو المقبول غلام رسُول گل نقشبندی مجدّدی رضوی غفرلہٗ (المعروف سمندری والے)
خطیب مجددی جامع مسجد و مہتمم جامعہ مجددیہ لاثانیہ
غلام محمد آباد سٹی لائلپور
۵ رمضان المبارک سنہ ۱۳۹۳ ہجری بروز چہار شنبہ

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

حمد و نعت

از افادات شیخ التفسیر والحدیث الحاج علّامہ مولانا مولوی مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی
مُصنّف تفسیر نعیمی قدس سرہ العزیز

حمد ہے اس اللہ جل شانہٗ کو جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔ درود ہو ان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے اللہ کو ظاہر فرمایا۔

حمد ہے اس اللہ تعالےٰ کو جس نے ہمیں انسان پیدا کیا درود ہو اس مصطفٰے علیہ السلام پر جنہوں نے ہمیں مسلمان کیا۔

حمد ہے اس رب کریم کو جس نے ہمیں بولنا سکھایا۔ درود ہو اس نبی رؤف رحیم پر جس نے ہمیں کلمہ پڑھایا۔ حمد ہے اس رب بے نیاز کو جس نے ہمیں ایمان دیا درود ہو اس صاحبِ تخت و تاج پر جس نے ہمیں قرآن دیا۔

حمد ہے اس مالک یوم الدین پر جس نے زمین پر انسان بکھیرے درود ہو اس شاہِ عرش نشین پر جس نے یہ بکھرے ہوئے جمع فرمائے۔ حمد ہے اس رب کو جس نے رنگ برنگا انسان بنایا درود ہو اس نبی علیہ السلام پر جس نے ان کو یک رنگ بنایا۔

حمد ہے اس رب کو جس نے ہمیں عقل و ہوش دیا درود ہو اس نبی پر

Marfat.com

جس نے جامِ عرفان سے متوالا و مدہوش کیا۔

حمد ہے اس رب تعالیٰ کو جس نے آسمانِ نبوت پر مختلف تارے کھلائے درود ہو اس آفتابِ رسالت پر جس نے اپنے دامنِ نور میں سارے تارے چھپائے۔

حمد ہے اس جبار و قہار کو جس نے جہنم بھڑکایا درود ہو اس شفیعِ روزِ شمار پر جس نے اس بھڑکتے کو بجھایا۔

حمد ہے اس ستار و غفار پر جس نے دار الخلد بنایا درود ہو اس مدنی سرکار پر جس نے اُسے بسایا۔

حمد ہے اس خالق کو جس سے سب کی ابتداء ہے درود ہو اس خاتم پر جس پر سب کی انتہا ہے۔

درود ہے اس نبی پر جس نے فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حمد ہو اس اللہ کو جس نے فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(دیباچہ تفسیر نعیمی پارہ اول صـ۲)

محمد از تو مے خواہم خدا را ٭ خدایا از تو عشقِ مصطفےٰ را

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

مسئلہ علمِ غیبِ مصطفٰے

بعطائے ربِّ الارض والسماء

خود حضور علیہ السلام کا ارشاد کہ مجھے میرے رب نے زمین و آسمان کے تمام علوم عطا فرمائے

حدیث شریف ۱

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأَیْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ قَالَ فِیْمَا یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ کَفَّہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَھَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا وَکَذٰلِکَ نُرِیْ اِبْرَاھِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ

(مشکوٰۃ باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ صفحہ ۶۹ و ۷۰ مطبوعہ کراچی)

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن عائش رضی اللہ تعالٰے عنہ روایت فرماتے ہیں کہ فرمایا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے اپنے رب کو بہترین

Marfat.com

صورت میں دیکھا فرمایا میرے رب نے کہ ملائکہ مقرب کس چیز میں جھگڑتے ہیں تو میں نے عرض کیا کہ مولےٰ تو ہی جانے تب رب نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی بس جان لیا میں نے جو کچھ زمینوں اور آسمانوں میں ہے اور یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ہم اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کو زمینوں اور آسمانوں کے ملک دکھاتے ہیں تاکہ وہ یقین والوں میں سے ہو جائیں۔

حدیث مذکورہ بالا ہی کے پیشِ نظر امام اہلسنت ناصر اسلام والمسلمین اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یوں ارشاد فرمایا ہے کہ

اور کیا غیب تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

حدیثِ ہذا سے صاف صاف معلوم ہوا کہ علمِ غیبِ مصطفےٰ علیہ السلام کا منکر دراصل عطائے خداوندی اور عظمتِ مصطفوی علیہ السلام کا منکر ہے۔

کئی سو سال بعد قائم ہونیوالے واقعہ (یعنی قیامت) کا علم

صحابۂ کرام کا عقیدہ تھا کہ حضور علمِ غیب بالخصوص علمِ قیامت سے بھی آگاہ ہیں

(۲)

وَعَنْ اَوْسِ ابْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ قُبِضَ وَفِیْهِ النَّفْخَةُ وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ -

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۵۶)

حضرت سیدنا اوس بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام دنوں سے جمعۃ المبارک کا دن افضل ہے اس میں (سیدنا) آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی میں قبض کئے گئے اسی میں سیدنا اسرافیل علیہ السلام قرنا پھونکیں گے اور اسی میں قیامت ہوگی۔

ملاحظہ کیجئے کہ حدیث مذکورہ میں روح کائنات علیہ السلام ماضی و مستقبل کے حالات بمع یوم کے بیان فرما رہے ہیں۔ سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش اور بالخصوص ان کے وصال مبارک کے دن کی خبر یہ ماضی کے اخبار میں سے اور پھر صور اسرافیل اور قیامت کے وقوع کہ جس دن واقع ہوگی دن کی بھی خبر دینا یہ علم مستقبل میں سے ہے۔

پھر صحابہ کرام کا یہ سن کر خاموش رہنا یہ علامت ہے کہ ان کا ایمان ہے کہ واقعی ہمارے پیارے عرش اعظم کی آنکھوں کے تارے صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کے مکمل حالات کا علم ہے ورنہ وہ یہ عرض ضرور پیش کر دیتے کہ حضور آپ کی زبانی سنا ہے اور متعدد مرتبہ سنا ہے کہ آپ علم غیب کے دعویدار نہیں ہیں اور علم قیامت علم غیب سے ہے تو آپکو یہ علم کیسے حاصل ہے۔

Marfat.com

صحابہ کا سکوت نہیں بلکہ ایک مرتبہ صحابہ نے بھرے اجتماع میں حضور کے علمِ قیامت پر اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ کہہ کر مہر تصدیق ثبت فرمادی کہ واقعی سرکارِ دوعالم نورِ مجسم علیہ السلام کے بعطائے الٰہی علمِ قیامت جو کہ حقیقتاً علمِ غیب میں سے ہے حاصل ہے تفصیل کے لئے فقیر کی کتاب الدُّرالثمین فی توضیح الاربعین حصہ دوم ملاحظہ فرمائیں۔

تو گویا اب علمِ غیب مصطفٰے علیہ السلام کا انکار دین میں ایک نئی راہ نکالنا ہے جو کہ ارشادِ نبوی وعقائدِ صحابہ کے خلاف ضلالت وگمراہی پر مبنی ہے۔

؎ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے !
خصوصاً نئی راہوں کی وبا سے

حضور علیہ السلام اپنے علم غیب عطائی سے قیامت کے بعد ہونیوالے واقعات سے بھی آگاہ ہیں اور صحابہ کرام خود ان ارشاداتِ نبوی علیہ السلام پر گواہ ہیں۔

٣

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَھُنَّ مَا مِنْکُنَّ اِمْرَاَۃٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَۃً مِنْ وَّلَدِھَا اِلَّا کَانَ لَھَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتْ اِمْرَاَۃٌ وَاثْنَیْنِ فَقَالَ وَاثْنَیْنِ۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱ مطبوعہ کراچی)

Marfat.com

حضرت سیدنا ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں
کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت کے تین بچے
وصال کر جائیں تو وہ اس کی سفارش کریں گے دوزخ کی آگ سے پردہ
بنیں گے تو ایک عورت نے عرض پیش کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اگر دو بچے فوت ہوں فرمایا کہ وہ دو بچے بھی اپنی والدہ کو دوزخ کی آگ
سے بچائیں گے۔

اس حدیث مبارک سے منشرح ہوا کہ حضور علیہ السلام فقط وقوع
قیامت یا اسکے واقعہ ہونے والے یوم کہ جس دن وہ واقع ہوگی سے ہی
فقط واقف نہیں بلکہ دخولِ جنت و دوزخ اور جو جس کے لئے دوزخ سے
آڑ بن کر جنتی بنائے گا اس کے علم سے بھی واقف ہیں اور آپ نے یہ واقعات
صحابہ پیارے ہدایت کے ستاروں کے سامنے اس لئے بیان فرمائے
تاکہ صحابہ میرے اس علم پاک پر گواہ ہو جائیں۔

مگر بے خبر بے خبر دیکھتے ہیں

حضور علیہ السلام نے دخولِ جنت و دوزخ سے پہلے اپنے علمِ غیب شریف عطائی کے اظہار کے طور پر جنتیوں و دوزخیوں کی قبل از دخولِ جنت و دوزخ خبر دیدی

(۴)

حَدَّثَنِیْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمَ

Marfat.com

خَيْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ وَفُلَانٌ شَهِيْدٌ حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ فِي النَّارِ۔

(مسلم شریف جلد اوّل صفحہ ۷۴)

فاروق حق و باطل عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنا مشاہدۂ ذاتی بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام نے خیبر کے روز فرمایا کہ فلاں فلاں شہید ہے چنانچہ یہ فرماتے فرماتے جب وہ ایک شخص کے متعلق یہ فرمانے لگے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اسے تو میں دوزخ میں ملاحظہ فرما رہا ہوں چونکہ شہید تو دوزخ میں نہیں جائے گا اس لئے حضور پُرنور شافع یوم النشور علیہ السلام نے اس طرح اپنے مشاہدۂ ذاتی کا جو کہ سیدِ عالم علیہ السلام اپنی جگہ پر قیام فرما ہیں مگر مشاہدہ فرما رہے ہیں بیان فرما دیا جس پر صحابہ نے تنقید نہ کی جیسے کہ آجکل کے ماڈرن مذاہب و بانیان مذاہب کرتے رہتے ہیں۔ وہ تنقید کرتے بھی کیسے جب کہ انہوں نے اکثر و بیشتر ایسے واقعات کو سیدِ عالم علیہ السلام سے وقوع میں آتے دیکھا۔

حضور علیہ السلام فرشِ زمین سے عرشِ بریں کی آوازیں سماع فرما رہے ہیں بلکہ ان آواز والوں کے باوجود اس کے کہ وہ آسمانوں پر ہیں اپنے علمِ غیب شریف عطائی سے شاہد ہیں

(حدیث شریف نمبر ۵ اگلے صفحہ پر دیکھیں)

Marfat.com

۵

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ قَالَتِ الْمَلٰئِکَةُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۱۰۸)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں کہ رسولِ پاک علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا کہ جب تم آمین کہتے ہو فرشتے آسمانوں میں آمین کہتے ہیں پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے تمام گناہ بخشے گئے۔

یہاں بھی سید عالم نورِ مجسّم کے لئے دو طرح سے علم غیب کی دلیل موجود ہے ایک تو یہ کہ آمین کو ملائکہ تمام کہتے ہیں مگر یہ کسی نے بھی نہیں کہا کہ ان کی آمین اتنی آواز سے یا ایسے ہے اس خصوصیت سے میرے محبوب پاک ہی نے خبر دی دوسرے یہ کہ میرے غلاموں مجھے ان کی آمین اور جہاں وہ آمین آمین کے نورانی نغمے الاپ رہے ہیں اسکا تو علم ہے ہی لیکن اگر تمہاری آمین ان کی آمین کے موافق ہوگی تو سن لو میں تمہیں مژدہ دیتا ہوں کہ تمہارے گناہ معاف ہوجائینگے۔

اس حدیث مبارک سے وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو کہ آمین کہتے وقت آسماں کو سر پر اٹھا لیتے ہیں فرشتوں کی آمین وہ ہے جو کہ آج تک ہم نے نہیں سنی تو شارع علیہ السلام کا ہماری آمین کو فرشتوں سے موافقت کرنے کا حکم یہ ثابت کرتا ہے کہ جیسے تم ملائکہ کی آمین باوجود ان کے آمین کہنے کے سُن

Marfat.com

نہیں سکتے ایسے ہی تم بھی آمین کہو ملائکہ سے تمہاری یہ موافقت تمکو جنت میں لے جائے گی۔ بہرحال بات حضور علیہ السلام کے اس علم غیب خداداد کی ہو رہی تھی کہ وہ فرشِ زمین پر رہتے ہوئے عرشِ بریں کی خبریں رکھتے اور عرشِ بریں والوں کی آوازیں سماع فرماتے ہیں۔

سچ فرمایا تاجدار اہلسنت الشاہ امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

دُور و نزدیک کے سننے والے وہ کان ۞ کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

یہود تک ہمارے حضور علیہ السلام کے علمِ غیب شریف عطائی کے قائل ہیں مگر اس زمانہ کے بڑے بڑے شیخ الہند و حکیم الامّت اِس علم خداداد کو تسلیم کرنا تو ایک طرف اِس علم کو جانوروں چوپایوں پاگلوں وغیرہ سے تشبیہ دیکر اپنے اِس کفر پر بضد ہیں۔

(۶)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَیْبَرُ اُهْدِیَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِیْهَا سَمٌّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا اِلَیَّ مَنْ کَانَ هٰهُنَا مِنْ یَهُوْدٍ فَجَمَعُوْا لَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ سَآئِلُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَهَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ

Marfat.com

عنہ فقالوا نعم فقال لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ابو کم قالوا فلان فقال کذبتم بل ابوکم فلان قالوا صدقت قال فھل انتم صادقی عن شیئ ان سألت عنہ فقالوا نعم یا ابا القاسم ان کذبنا عرفت کذبنا کما عرفتہ فی ابینا قال ھل جعلتم فی ھذہ الشاۃ سما فقالوا نعم فقال ما حملکم علی ذالک قالوا اردنا ان کنت کاذبا تستریح منک وان کنت نبیا لم یضرک۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۴۹)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح خیبر کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زہر آلود بکری ہدیہ کی گئی پس رسول پاک علیہ السلام نے یہودیوں کو بلا کر فرمایا کہ میں اگر کوئی سوال کروں تو کیا تم سچ اور صحیح جواب دو گے سب نے بیک زبان ہو کر کہا کہ جی بیشک۔ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا باپ کون ہے یہود نے کہا کہ فلاں ہے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا کہ تم نے جھوٹ کہا بلکہ تمہارا باپ تو فلاں ہے تو پھر سب نے کہا کہ بیشک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سچے ہیں۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ہم کچھ اور دریافت فرمائیں تو کیا تم سچ بتلاؤ گے۔ یہود نے عرض کیا کہ حضور ہم سچ بولیں گے اور اگر ہم نے جھوٹ بھی کہا تو آپ پہچان تو لیتے ہی ہیں جیسے کہ ہمارے باپوں کے متعلق ابھی آپ نے ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا تو پھر بتاؤ کہ تم نے بکری کے گوشت میں زہر کیوں ملایا۔ یہود کہنے لگے کہ (اے اللہ کے رسول) اس لئے کہ (معاذ اللہ) اگر آپ

جھوٹے ہیں تو ہمکو نجات مل جائے گی اور اگر آپ سچے ہیں تو آپ کو پتہ چل جائیگا۔ حدیث ہذا میں اسوقت کے یہود کہ جو عربی زبان سے آشنا تھے انہوں نے قانون لسانِ عرب کے موافق کہ نبی مشتق ہے نباء سے اور نبیؐ کے معنی ہیں خبریں رکھنے یا خبریں دینے والا پھر یہ لفظ نبیؐ صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور مشبہ دوام پر دلالت کرتا ہے اگر صفت اپنے موصوف سے جدا ہو جائے تو اس حال میں مشبہ مشبہ ہی نہیں رہتا چنانچہ اس اصول بران عربی یہودیوں نے بکری کے گوشت میں زہر ملا کر امتحان لینا چاہا اور پھر دریافت فرمانے پر یہی جواب دیا کہ اگر آپ جھوٹے ہوتے (معاذ اللہ) تو ہمیں آپ سے نجات مل جاتی بصورت دیگر جیسے اب آپ نے اظہار فرما ہی دیا ہم نے سوچا کہ اگر واقعی آپ نبی ہونگے تو خود آپ کو اس زہر آلودہ گوشت کی خبر ضرور ہوگی چنانچہ آپ کے دست اقدس میں اس گوشت نے گویا ہو کر سارا ماجرا عرض کر دیا جس پر آپ نے یہودیوں سے یہ ارشاد فرمایا کہ ؎

جس بکری دا ہے ایہہ گوشت لوکو اوتے ادلوں پئی سنا وندی اے
نہ کھاویا جے ہیں وچ زہر ملیا ذات نبی دی ایہہ فرماؤندی اے

چنانچہ بہت سے یہودیوں نے یہ معجزہ مصطفٰے علیہ السلام کا دیکھا کہ حضور کا علم غیب عطائی تو سبحان اللہ حضور کے دست کرم میں پکی ہوئی بکری کا گوشت زندوں کی طرح اتنی بڑی خبر دے رہا ہے تو پھر یہ خود کیوں نہ مخبر غیب یعنی غیب کی خبریں دینے والے ہوں گے چنانچہ کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔

58536

Marfat.com

مگر افسوس کہ آجکل کے بڑے بڑے شیخ الہند و شیخ الاسلام و مجدد و حکیم الامت کہلانیوالے بمع اپنی امت کے فقط اس علم غیب عطائی کے منکر ہی نہیں بلکہ اس علم غیب مصطفٰے عطائی کو جانوروں چوپایوں پاگلوں سے تشبیہ دیکر نہ صرف کافر ہو رہے بلکہ روح نبوی علیہ السلام کو تڑپا رہے ہیں پروردگار عالم ایسے خبیث عقائد و عقائد والوں سے اُمت مصطفٰے علیہ السلام کو کامل نہیں بلکہ مکمل نجات عطا فرمائے اور حضور علیہ السلام کے علم غیب عطائی پر جو کہ ان کے رب کی طرف سے انکو عطا ہوا ایمان لاکر یہ عزت و عظمت رسالت علیہ السلام کا ترانہ جہاں میں سنانے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ ہ

تجھے یا نبی ہم جدہر دیکھتے ہیں ٭ خدائے جہاں بھی اُدھر دیکھتے ہیں
تو عالم ما کان و مایکون ہے ٭ مگر بے خبر بے خبر دیکھتے ہیں

حضور علیہ السلام کے عالم ما کان و مایکون ہونے یعنی علم غیب عطائی کا مسئلہ اتنا پکا و سچا و شہرۂ آفاق مسئلہ ہے کہ جسکے صحابہ، اہلبیت، تمام اغوات و اقطاب ہی نہیں بلکہ جنگل کے درندے بھی قائل ہیں

(۵)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ اِلٰی رَاعِیْ غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ حَتّٰی اِنْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ

Marfat.com

الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ فَاقْعٰى وَاسْتَثْفَرَ وَقَالَ قَدْ عَمَدْتُ اِلٰى رِزْقٍ رَزَقَنِيْهِ اللّٰهُ اَخَذْتُهُ ثُمَّ اِنْتَزَعْتَهُ مِنِّيْ فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ وَاَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اٰخِرِہٖ

روایت ہے حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک بھیڑیا کسی بکریوں کے چرواہے کی طرف گیا ان میں سے ایک بکری پکڑلی اسے چرواہے نے تلاش کیا یہانتک کہ بکری کو اس سے چھڑالیا۔

فرماتے ہیں کہ بھیڑیا ٹیلے پر چڑھ گیا وہاں بیٹھ گیا اور دُم دبا کر بولا کہ میں نے اس روزی کا ارادہ کیا جو مجھے اللہ نے دی میں نے اُسے لے لیا پھر تو نے وہ مجھ سے چھین لی۔ تو یہ شخص بولا کہ خدا کی قسم میں نے آج جیسا واقعہ کبھی نہیں دیکھا کہ بھیڑیا باتیں کر رہا ہے تو بھیڑیا بولا اس سے عجیب تو یہ ہے کہ ایک صاحب دو پہاڑوں کے پیچھے کھجوروں کے جھنڈوں میں سے تم کو ساری گذشتہ اور مابعد آنے والی باتوں کی خبر دے رہے ہیں۔ یہ شخص یہودی تھا وہ حضور علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا آپ کو یہ خبر دی اور مسلمان ہو گیا نبی علیہ السلام نے اس کی تصدیق فرمائی۔

Marfat.com

قارئین! اندازہ کیجئے کہ ایک وہ بھی وقت تھا کہ حضور کے علم غیب عطائی کہ جسکو رب کریم نے وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ط فرمایا ہے کہ اے محبوب یہ آپ پر ہمارا فضل عظیم ہے کہ ہم نے آپ کو آپ جو بھی نہ جانتے تھے جتا دیا بتلا دیا اللہ کے اس فضل کی تبلیغ یہودی کو بھیڑیا کر رہا ہے اور یہودی بھیڑئیے سے سن کر دربار رسالت میں حاضر ہو کر ایمان لا رہا ہے اور ایک یہ بھی زمانہ ہے کہ اس فضلِ عظیم علم غیب شریف عطائی برائے مصطفٰے کے منکر علمائے اہلسنت سے جو کہ صحیح معنوں ہیں عشاقانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سے ہیں قرآن و حدیث کے دلائل سنکر ایمان لانا تو ایک طرف ان عشاقانِ رسالت مآب صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم پر کافر مشرک ہونے کے فتووں کی بمبارمنٹ کرتے ہیں۔

افسوس کہ ان کا ایمان اس جنگلی درندے سے بھی اور یقین اس یہودی سے بھی کمزور رہے اسی وجہ سے علمائے عرب و عجم نے ان کے کفریہ عقائد پر مطلع ہو کر ان پر اور ان کے متبعین پر کفر کا فتوٰی صادر فرمایا ہے جو کہ اس صدی کے مجدد برحق تاجدار اہلسنت شیخ الاسلام والمسلمین الشاہ امام احمد رضا رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فتاوٰی حسام الحرمین کی صورت میں شائع فرما کر مسلمانوں کو ان گندم نما جو فروش کانگرسی ملاؤں سے روشناس کرانے کے لئے تصنیف فرمایا جس کی تائید خود علمائے دیوبند میں جو منصف مزاج لوگ تھے انہوں نے بھی فرمائی چنانچہ کتاب اشد العذاب جو کہ کسی اہلسنت بریلوی عالم کی نہیں بلکہ دیوبند کے مولوی مرتضٰی حسن صاحب کی ہے اس میں یوں رقمطراز ہیں کہ

"اگر خانصاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیساکہ انہوں نے سمجھا تو خانصاحب پر اُن علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے جیسے علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کئے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں چاہے وہ لاہوری ہوں یا قادنی وغیرہ وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے"

(اشد العذاب صفحہ ۱۵ مصنفہ مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی مطبوعہ پاکستان)

بہر حال حدیث مندرجہ بالا سے بھی حضور پر نور شافع یوم النشور کا علم غیب شریف عطائی کہ جو رب کریم نے فرمایا میں نے عطا کیا حضور نے فرمایا کہ مجھے ملا صحابہ کرام نے اس پر گواہی دی یہانتک کہ جنگلی درندوں نے بھی مبلغ بن کر خود اس کی تبلیغ کی اور ان کی تبلیغ علم غیب عطائی سے یہودی ایمان لائے مگر پاکستان کے لکھے پڑھے ان پڑھ ماڈرن ٹیڈی وضع مولوی اس کے منکر ہو گئے ان کا نہ خدا پر ایمان نہ حضور پر یقین نہ صحابہ پر اعتقاد حتیٰ کہ جنگلی درندوں سے بھی گئے گذرے ہو کر راندۂ درگاہ ہو رہے ہیں۔ سچ ہے

تیرے در سے جو یار پھرتے ہیں ؎ دربدر یونہی خوار پھرتے ہیں
اور اس گلی کے گدا ہیں ہم جس میں ؎ مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

(اعلیحضرت فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

Marfat.com

حضور علیہ السلام نے اپنے علم غیب عطائی کے ذریعہ بے نمازِ حاکموں کی حکومت سے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آگاہ فرمایا

(۸)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ اُمَرَاءُ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَصَلِّ الصَّلٰوۃَ

(مسلم شریف جلد اول صفحہ ۲۳۱)

حضرت سیدنا ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب میرے بعد حاکم ہونگے جو نماز نہیں پڑھیں گے اے ابا ذر تم نماز کو نہ چھوڑنا۔

مندرجہ بالا حدیثِ پاک نے بھی حضور علیہ السلام کے علم غیب عطائی کے ذریعہ زمانۂ مستقبل کی خبر پہ گواہی دے کر اہلسنت وجماعت کے مسلک پہ جو کہ درحقیقت مسلک حق مذہب مہذب ہے مہر تصدیق ثبت فرمادی۔

۲: جب حضور علیہ السلام نے اپنے پروردہ اور ہدایت کے ستارے صحابی کو یہ فرمادیا کہ دیکھنا ایسے وقت میں نماز نہ چھوڑنا تو ما و شما کس گنتی میں ہیں کیا صحابیٔ رسول پر یہ گمان بھی کیا جاسکتا ہے کہ وہ نماز ترک کر سکتے تھے

Marfat.com

دراصل یہ ان کی معرفت ہم کو آگاہ کیا جا رہا تھا کہ اے میری امت وامت کے علماء ایسے بے نماز حاکموں کا ساتھ نہ دینا بلکہ خود نماز ادا کرتے اور انکو نماز کی تاکید فرماتے رہنا مگر افسوس کہ زمانہ حال کے کئی پیر و پیر زادے کئی ملاں و مولوی متعدد سجادہ نشین ایسے بھی ہیں جو کہ چند چھلکتے ہوئے جاموں اور چھنکتے ہوئے داموں کے لیئے اپنے اسلاف کی تاریخ کو پسِ پشت ڈال کر بے نماز مشیروں وزیروں کے غلام بے دام بنے ہوئے ہیں رب کریم ہدایت فرمائے آمین ثم آمین۔

شاید ایسے ہی پیروں ملاؤں وسجادہ نشینوں کے لیئے قلندر لاہوری نے لکھا ہے۔

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات ٭ جب جھکا تو غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من
اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی ٭ تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

حضور علیہ السلام کا بطور دعوائے علمِ غیب عطائی ارشاد کہ مجھ پر تمہارے دلوں کے ارادے بھی پوشیدہ نہیں

(۹)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ اِنِّیْ لَاَرٰكُمْ مِنْ وَّرَاۗءِ ظَهْرِیْ۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵۹)

Marfat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے قسم ہے اللہ تعالٰی کی کہ مجھ پر تمہارے دل کے ارادے اور رکوع پوشیدہ نہیں ہیں جیسے آگے سے دیکھتا ہوں ایسے ہی پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

چونکہ سیدِ عالم علیہ السلام جانتے تھے کہ منکرانِ علمِ غیب عطائی نے قرآن سر پر رکھ رکھ کے جھوٹی قسمیں کھا کھا کر میرے بھولے بھالے عشاق کو گمراہ کرنے کی سعی لاحاصل کرنی ہے اس لئے رحمتِ عالم عالمیاں علیہ السلام نے اپنے عشاق کی تسلّی منکرانِ علمِ غیب عطائی کی تردید کے لئے حلفًا یہ فرمادیا کہ مجھ پر زمین وزماں مکین ومکاں لوح وقلم برگ وشجر باغ وثمر خشک وتر صغیر وکبیر برنا وپیر بفیضِ قدیر روشن ہی ہیں مگر واللہ اے میرے غلاموں تمہارے دل کی دھڑکنیں بھی مجھ پر ظاہر ہیں لہذا یہ ان منکرانِ علمِ غیب عطائی کے وہ چرکے جو کہ وہ آپ یا اپنی ذریت کے ذریعہ کفر وشرک کی صورت میں لگاتے ہیں فرمایا کہ یہ نہیں کہ ہم فقط اس سے آگاہ ہیں بلکہ ہم کو تو ہمارے رب کریم نے ایسا علمِ غیب شریف عطا فرمایا ہے کہ ہم سے تمہارے دلوں کے ارادے، تمہارے خشوع وخضوع و تمہارے رکوع تک پوشیدہ نہیں ہیں لہذا تم ان کے ان غلط فتوؤں پہ شاکر رہو ہم تم کو اسکا بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔

Marfat.com

اللہ کریم علماء کو علوم عطا فرما کر واپس نہیں لیتے بلکہ علماء کو دنیا سے اٹھا لیتے ہیں۔ تو جب عام عُلماء کو عطا فرمودہ علوم واپس لینا اُس کی شانِ عطا کے خِلاف ہے تو کیا حضور علیہ السلام کو عطا فرمودہ علوم غیبیہ اُسنے واپس لے لئے ہونگے خصوصاً جب کہ آپ کو محبوب ہونیکا شرف بھی حاصل ہے

(۱۰)

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُہٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۰)

حضرت سیدنا عمر بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ پاک علیہ السلام سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ بیشک اللہ تعالےٰ علماء کے سینوں سے علم نہیں نکالے گا بلکہ علماء کو دنیا سے اٹھا لے گا۔

اندازہ فرمائیے کہ جب عام علماء کرام ذی احتشام کو وہ علوم جو کہ پروردگارِ عالم

Marfat.com

نے محض اپنے فضل وکرم سے عطا فرمائے ان علوم و معارف کا پھر واپس لینا یہ اس کی شانِ کریمی کے خلاف ہے تو جناب سید العالمین عالم علوم علم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ علوم غیبیہ جو کہ ان کو عطا فرمائے اور ان علومِ غیبیہ کی عطا کو وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ کے مبارک ارشاد سے معنون فرما کر اس عطائے علوم غیبیہ کو اپنے فضلِ عظیم سے موسوم فرمایا یہ عطا فرمودہ علوم حضور علیہ السلام سے کیسے واپس لے گا جب کہ حضور علیہ السلام نبی اللہ و رسول اللہ ہونے کے ساتھ ساتھ حبیب اللہ بھی ہیں جیسے اس کی عطا ہماری ناپ تول سے ورئ الوریٰ ہے ایسے ہی علوم غیبیہ نبویہ جو کہ اس نے اپنے محبوب کو عطا فرمائے ان کا اندازہ بھی ہمارے علم سے ورئ الوریٰ ہے بالخصوص جب کہ اسکو خود اس نے فضلِ عظیم فرمایا ہوا ہے اس نے چودہ طبقوں کو باوجود اتنے وسیع و عریض ہونے کے قلیل فرمایا ہے تو جب اس کے قلیل کا فہم و ادراک ہمیں اتنا محال ہے تو علم محبوب دانائے غیوب علیہ السلام کا ادراک کیسے ہو سکتا ہے اور پھر بالخصوص امتی امتی ہو کر اپنے نبی اور نبی بھی وہ جو کہ نبی الانبیاء ہوں ان کے علم کا کیسے ادراک کر سکتا ہے ہم کو تو کلمہ پڑھ کر اس پر ایمان لانے کا امر ہے نہ کہ شب و روز اس علمِ پاک کی تنقیص یا یہ کہ فلاں چیز کا علم تھا فلاں کا نہ تھا کیہ کہہ کر گمراہ و شاتم رسول ہونے کا امر ہے۔ رب کریم ہر مسلمان کو اپنے محبوب پاک پر اس فضلِ عظیم کے فضلِ عظیم ہونیکے لحاظ سے علم غیب مصطفے علیہ السلام عطائی پر ایمان لا کر پکے و سچے غلامِ رسول ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

Marfat.com

حضور علیہ السلام کا

معجزۂ حاضر وناظر

بعطائے ربِّ قادر

حضور علیہ السلام کا ارشاد کہ میں تم پر حاضر وناظر ہوں اور میرے حاضر وناظر ہونے کا یہ عالم ہے کہ میں اپنے اس مقام سے حوضِ کوثر کو بھی ملاحظہ فرمارہا ہوں

(۱)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْاٰنَ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵۰۸)

عقبہ بن عامر واقعہ بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک میں تمہارا انتظام کرنے جارہا ہوں اور (وانا شہید) میں تم پر گواہ (یعنی حاضر وناظر) ہوں مجھے خدا کی قسم ہے اپنے

Marfat.com

حوضِ کوثر کو میں یہاں اپنی جگہ سے دیکھ رہا ہوں۔

متقدمین، متاخرین، مفسرین علماء نے شاہد کا معنی حاضر کیا ہے مثال کے لئے دیکھئے تفسیر خازن شریف۔ صاحب تفسیر خازن نے یوں تحریر فرمایا ہے کہ شہود ای حضور شہود یعنی حاضر ہونا۔ (تفسیر خازن جلد ۷ صفحہ ۱۹۲)

حضور کا اپنی اُمّت کو پیغام کہ جب بھی تم کسی مسجد میں داخل ہو تو مجھ پر سلام کہو

(۱۲)

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۶)

سیدنا ابی حمید ساعدی سے روایت ہے فرمایا انہوں نے کہ ارشاد فرمایا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہے پھر چاہیئے کہ مندرجہ بالا نقل شدہ دعا بھی کہے بعض لوگ یہاں یہ شبہ ڈال دیتے ہیں کہ حدیث مبارکہ میں تو فقط مساجد کا ذکر ہے تم ہر جگہ صلوٰۃ وسلام کا حوالہ پیش کرو چونکہ تم ہر جگہ سے صلاۃ اور سلام عرض کرتے ہو۔

ان کی تسلی کے لئے عرض ہے کہ حضور علیہ السلام کا ارشاد کہ پروردگار عالم

Marfat.com

نے مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی ہیں جو کہ مجھ سے ماقبل کسی نبی کو بھی عطا نہیں فرمائی گئیں ان پانچ میں ایک یہ بھی ارشاد فرمائی ہوئی ہے کہ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا میرے لئے تمام روئے زمین کو مسجد و پاکیزہ بنا دیا گیا ہے۔

(بخاری جلد اول صفحہ ۶۲ مطبوعہ پاکستان)

حضور علیہ السلام کے خادموں سے منسوب شدہ خادمہ (حور العین) کے حاضر و ناظر ہونے پر حضور علیہ السلام کی شہادت

(۱۳)

وَعَنْ مَعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِیْ اِمْرَاَۃٌ زَوْجَھَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُہٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُؤْذِیْہِ قَاتَلَکِ اللّٰہُ فَاِنَّمَا ھُوَ عِنْدَکِ دَخِیْلٌ یُوْشِکُ اَنْ یُّفَارِقَکِ اِلَیْنَا۔ (مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء صفحہ ۲۸۱)

روایت ہے حضرت سیدنا معاذ سے وہ نبی کریم علیہ السلام سے راوی ہیں کہ نہیں ستاتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر اس کی حور عین (جنت میں ہونے والی بیوی) کہتی ہے کہ تجھے اللہ قتل کرے اسے نہ ستا اس لئے کہ یہ تیرے پاس مہمان ہے بہت قریب ہے کہ تجھے چھوڑ کر ہماری طرف آئے گا۔

Marfat.com

یہ مومن اپنے گھر میں جلوہ افروز ہے اور اس کی بیوی جو کہ گھر پہ موجود اس سے لڑ رہی ہے وہ جنت کی حور جنت سے اس کی ناظر ہے۔

جب اس غلام رسول علیہ السلام کی ہونے والی بیوی کے ناظر ہونے کا یہ عالم ہے تو اس غلام رسول کے آقا و مولا یعنی اس رسول کائنات کے حاضر و ناظر ہونے کا کیا حال ہوگا جن کے حاضر و ناظر ہونے پر قرآن کریم نے شَاهِدًا و دیگر وَاَنْتَ فِيهِمْ اور کہیں اَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللّٰهِ فرما کر پروردگار عالم کے اس عطا فرمودہ معجزہ کے معجز نما تذکروں کا ایمان افروز بیان فرمایا نہیں بلکہ بار بار فرمایا ہو۔

حکیم الامت نازش اہلسنت فدائے شانِ نبوت حضرت العلامہ مولانا مولوی مفتی احمد یار خانصاحب گجراتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب مراٰت شرح مشکوٰۃ جلد پنجم کے صفحہ ۹۸ پہ حدیث ہذا کے فوائد تحریر فرماتے ہوئے فائدہ نمبر ۳ میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ

آج لوگ حضور کو حاضر و ناظر ماننا شرک کہتے ہیں یہاں سے معلوم ہوا کہ حور حاضر و ناظر ہے۔

دیگر یہ کہ حضور علیہ السلام یہاں فرش زمیں پر رہتے ہوئے جنت، جنت کی حوروں، ان کے کلام سن رہے ہیں اور مشاہدہ فرما رہے ہیں تب ہی تو یہ فرما رہے ہیں بلکہ یہاں سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حور فقط اپنے ہونے والے خاوند کی ناظر ہے اور حضور اس ہونے والے خاوند کے پاس بھی حاضر و ناظر ہیں اور بالکل اسی وقت اسی طرح جنت کی اس کلام فرمانے

Marfat.com

والی حور کے پاس بھی حاضر و ناظر ہیں۔ اگر تختِ بلقیس لانے والے آصف بن برخیہ ایک ہی وقت میں جائے تختِ بلقیس اور مسکنِ سلیمان علیہ السلام یعنی دونوں جگہ حاضر و ناظر ہو سکتے اور ہر دو جگہ تصرف فرما سکتے ہیں اِدھر گفتگو بھی فرما رہے ہیں اور اُدھر تخت بھی لا رہے ہیں (سورۃ نمل پ ۱۹) یہاں بھی جلوہ گری ہے اور وہاں بھی موجود ہیں۔ تو جب سلیمان علیہ السلام کے ایک وزیر میں یہ طاقت اور ان کو بیک وقت ہر دو جگہ حاضر و ناظر ہونے کا شرف حاصل ہے تو میرے محبوب تو سلیمان علیہ السلام کے آقا و مولا ہیں پھر ان کو انکے ربِ کریم نے یہ شان حاضر و ناظر کیوں نہ عطا فرمائی ہوگی خصوصًا جب کہ ان کو سید المرسلین محبوب رب العالمین ہونے کا شرف بھی حاصل ہو۔

حضور علیہ السلام کی اپنے غلاموں کے فوت شدہ معصوم بچوں سے جنت کے ہر دروازہ پر حاضر و ناظر ہونے پر گواہی

(۱۴)

وَعَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّهُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ اَحَبَّكَ اللهُ كَمَا اُحِبُّهُ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَا تَاتِيَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَهُ

Marfat.com

يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ خَاصَّةً أَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ

(مشکوٰۃ ص ۱۵۳ بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ)

روایت ہے حضرت سیدنا قرۃ مزنی سے ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ حضور علیہ السلام کے دربار اقدس میں حاضر ہوا کرتا تھا اس سے رسولِ پاک علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا تو اس سے محبت کرتا ہے۔ وہ بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنی میں اس سے محبت کرتا ہوں آپکا رب آپ سے بھی اتنی محبت کرے۔ ایک مرتبہ رسول پاک نے اُسے دیعنی اس کے اس بچے کو) گم پایا تو ارشاد فرمایا کہ فلاں کے بیٹے کو کیا ہوا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو مر گیا۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تم جنت کے کسی بھی دروازے پر جاؤ مگر وہاں اسے اپنا انتظار کرتا پاؤ۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول کیا یہ اس شخص کے ساتھ خاص ہے یا ہم سب کے لئے فرمایا تم سب کے لئے۔

یہاں فقیر صرف مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کی عربی عبارت کا ترجمہ نقل کر دیتا ہے فَاعْتَبِرُوْا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ط صاحبِ مرقاۃ فرماتے ہیں کہ یہ بچہ جنت کے ہر دروازے پر بیک وقت موجود ہوگا۔

اولیاء اللہ متعدد اجسام سے بیک وقت چند جگہ موجود ہو سکتے ہیں اور یہ ناممکن بھی نہیں۔ عربی عبارت مختصراً یوں ہے أَنَّ الْوَلَدَ مَوْجُوْدٌ فِي كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ط (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

Marfat.com

سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اپنے رکوع و سجود پورے کرو اسلئے کہ میں تمہارا پیچھے سے بھی ناظر ہوں

(۱۵)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوْا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِیْ

(مشکوٰۃ شریف باب الرکوع ص)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع وسجدے پورے کرو خدا کی قسم میں تمکو اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

صاحبِ مرقاۃ نے فرمایا کہ حدیث اپنے ظاہری معنی پر ہے اس میں کسی تاویل وغیرہ کی گنجائش نہیں۔ یاد رہے کہ اس میں خطاب تا قیامت تمام امت سے ہے کہ اے میری امت تم کبھی اور کہیں بھی نماز ادا کرو میں مشاہدہ فرماتا ہوں۔ شیخ محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تو یہانتک تحریر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر احوالِ اُمت حاضر وناظر است۔ دیکھئے اخبار الاخیار شریف۔

Marfat.com

حضور علیہ السلام کا ارشاد کہ میں اپنی جگہ سے جنت و دوزخ کا ناظر ہوں

(۱۶)

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس سید عالم علیہ السلام کی سورج گرہن کی نماز اور اس میں دراز قیام اور آپ کی قرأت کی ہیئت آپ کے قومہ و قیام رکوع وسجود دیگر بعد صلوٰۃ آپ کے نورانی خطبے کو بیان فرماتے ہوئے صحابہ کرام کا ایک ایسا سوال بارگاہ رسالت مآب علیہ السلام میں پیش کرتے ہیں کہ جس میں سوال کو جواب کے الفاظ سے حضور علیہ السلام کے حاضر وناظر بعطائے الٰہی متصرف فی الامور ہونے کے عقائد حقہ پر مفصل روشنی پڑتی ہے اور وہ الفاظ یہ ہیں۔

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَءَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَءَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَءَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَءَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ وَرَءَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قَالَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَءَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۳۰ باب صلوٰۃ الخسوف)

Marfat.com

لوگوں نے عرض پیش کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ میں کچھ لیا اور پھر دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے ارشاد ہوا کہ میں نے جنت کو دیکھا تو اس سے خوشہ لینا چاہا اگر میں وہ خوشہ لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔ اور میں نے آگ کو دیکھا تو آج جیسا گھبراہٹ والا منظر کبھی نہ دیکھا۔ میں نے دوزخ میں عورتوں کو زیادہ دیکھا۔

لوگوں نے عرض کیا حضور اس کی وجہ؟ فرمایا ان کے کفر کی وجہ سے سوال کیا کہ حضور کیا رب کریم کی کافرہ ہیں۔ فرمایا کہ خاوند کی ناشکری اور احسان فراموش ہیں۔ اگر تم ان سے سارے زمانے کی بھلائی کرو پھر تمہاری کوئی ذرا سی بات دیکھیں تو کہیں کہ میں نے تو تجھ سے کبھی بھلائی نہ دیکھی۔

دیکھئے کہ کئی سو سال بعد ہونے والے واقعات پر اپنے ناظر اور ایک ہی وقت میں مدینہ منورہ سے جنت میں بھی اپنا تصرف خود نبی کریم علیہ السلام نے بیان فرمایا اور مزید یہ کہ عورتوں کے وہ افعال تو ایک طرف جو کہ وہ ابھی کریں گی آپ نے تو ان کے قبل از تولد ان کی گفتگو کے الفاظ۔ ان کے وطیرے وسلیقے اور بوجہ ایسے وطیروں وسلیقوں کے جہنم میں ان کے مقامات تک بیان فرما دیئے۔ حدیث ہذا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کے دعویٰ پر کتنی بڑی مصدقہ دلیل ہے مگر سچ کہا ہے کسی نے کہ

؎ بے عقلاں نوں اثر نہ کردی پند نبی سرور دی

Marfat.com

سیدِ عالم علیہ السلام کا اعلان کہ لوگو تم میرے سامنے رہو یا پیچھے میں ہر طرح تمہارا ناظر ہوں

(۱۷)

فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ اِمَامُکُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِیَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ اَمَامِیْ وَ مِنْ خَلْفِیْ۔ (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم ص۱۰)

ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو میں تمہارا امام ہوں لہٰذا رکوع و سجود و قیام و فراغت میں مجھ سے سبقت نہ اختیار کرو کیونکہ میں تمکو اپنے آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

دیکھئے یہاں سرکار نے اپنی اس صفت ملکیت کا اظہار فرمایا ہے جو کہ آپ کے جسم منورہ میں موجود ہے اور یہ آگے پیچھے سے بلا حظہ و مشاہدہ صفتِ ملکی ہے مگر فرق یہ ہے کہ فرشتہ بھی آپ سے مستفید ہے چونکہ وہ نور ہے اور آپ ہی کے نور سے منور ہے تو گویا آپ تو آپ آپسے مستفید و مستفیض بھی حاضر و ناظر اور آگے و پیچھے سے یکساں مشاہدہ و ملاحظہ فرمانے والے ہیں۔

مولوی اشرفعلی تھانوی نے اللہ کے ایک مقبول حضرت ابوالحفر خضرمی کو بیک وقت تیس شہروں میں حاضر و ناظر ہونا بلا تردید کے شائع کیا ہے۔

حضرت ملا علی قاری نے شفاء شریف میں اپنا عقیدہ یہ بیان فرمایا ہے کہ

Marfat.com

وَاِنَّ رُوْحَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَاضِرٌ فِيْ بُيُوْتِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

صاحبِ جواہر البحار شریف نے جواہر البحار میں اپنا عقیدہ یوں بیان فرمایا ہے کہ اِنَّ جَسَدَهٗ الشَّرِيْفَ لَا يَخْلُوْا مِنْهُ زَمَانٌ وَلَا مَكَانٌ وَلَا مَحَلٌّ وَلَا اِمْكَانٌ وَلَا عَرْشٌ وَلَا كُرْسِيٌّ وَلَا قَلَمٌ وَلَا بَرٌّ وَلَا بَحْرٌ وَلَا سَهْلٌ وَلَا وَعْرٌ وَلَا بَرْزَخٌ وَلَا قَبْرٌ بیشک آپ کے جسم منورہ سے نہ کوئی زمانہ خالی ہے نہ کوئی جگہ نہ کوئی محل خالی ہے اور نہ امکان۔ نہ عرش نہ کرسی نہ قلم نہ جنگل نہ دریا نہ نرم زمین نہ سنگلاخ زمین نہ برزخ نہ قبر۔

الحمد للہ کہ ہم اہلسنت وجماعت کے عقائد وہی ہیں جو کہ ان شارحین احادیث محدثین علمائے امت وزعمائے ملت کے ہیں دعا ہے کہ پروردگار عالم اسی مسلک پر رکھے اسی پر مارے اور اسی پر اٹھا کر ہمارا حشر ان عاشقان رسالت مآب علیہ السلام کے ساتھ فرمائے آمین ثم آمین۔

حضور علیہ السلام کی شانِ ناظری سے آج کے منکرانِ حاضر وناظر کے حلیے بھی پوشیدہ نہ رہے شاید یہ اسلئے حاضر وناظر اور شہادتِ مصطفوی کے منکر ہیں کہ حضور نے کئی سو سال پہلے ان کا حلیہ بیان فرمادیا

(۱۸)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

ذکر قوماً یکونون من امتہ یخرجون فی فرقۃ من الناس سیمٰاھم تحالق۔ (مسلم شریف جلد اول صفحہ ۳۴۲)

حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صاحبِ لولاک علیہ السلام نے فرمایا کہ زمانہ آخر میں ایک فرقہ نکلے گا جس کی نشانی تمام سر صاف کرنا بالوں سے ہوگی۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ منکرانِ حاضر وناظر کے سر استروں سے بالکل اسی طرح بالوں سے صاف ہوتے ہیں جیسے کہ سید عالم علیہ السلام نے کئی سو سال پہلے اپنے معجزہ حاضر وناظر واپنے علم غیب شریف عطائی کلی سے بیان فرمایا۔

سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں ہر چیز کو اپنے مقام سے دیکھ رہا ہوں

(۱۹)

عن فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت الخ فحمد اللہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واثنیٰ علیہ ثم قال ما من شیئ لم اکن اُریتہ فی مقامی ھذا حتی الجنۃ والنار۔

(بخاری شریف جلد اول ص۱۸)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں ہر چیز کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں حتی کہ جنت ودوزخ بھی مجھے نظر آرہے ہیں حدیث پاک سے

Marfat.com

مفہوم بین ہے کہ حضور علیہ السلام نے منکرانِ وسعت نگاہ نبوت کو آگاہ فرمانے کے لئے باقاعدہ اپنے رب کی حمد و ثنا کے بعد اپنا ہر چیز پر ناظر حتی کہ جنت و دوزخ پر بھی اپنا ناظر ہونا بیان فرما کر اہلسنت و جماعت کے عقیدہ حاضر و ناظر بعطائے ربِ قادر پر مہر تصدیق ثبت فرما دی۔

مسئلہ نور

بعطائے ربِّ الغفور جلّ جلالہ

حضور علیہ السلام کا اپنے نور خدا ہونے کا اعلان

(۲۰)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی قَبْلَ الْاَشْیَاءِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُّوْرِہٖ

(مصنف عبد الرزاق)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے والدین آپ پر قربان مجھے خبر دیجئے کہ سب چیزوں سے پہلے اللہ تعالےٰ نے کس چیز کو پیدا کیا آپ نے

Marfat.com

فرمایا اے جابر اللہ تعالے نے سب چیزوں سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

حضرت سیدنا ابوبکر بن ہمام المعروف عبدالرزاق سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالے عنہ کے شاگرد امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالے عنہ کے استاذ امام بخاری و مسلم کے استاذ الاستاذ ہیں اور یہ حدیث مندرجہ بالا مستند محدثین نے اپنی کتابوں میں درج کرکے اسکو صحیح کہا ہے حوالوں کے لئے مندرجہ ذیل کتب احادیث کا مطالعہ کیجئے۔

شارح بخاری امام احمد قسطلانی کی کتاب مواہب اللدنیہ جلد اول ص۹

علامہ زرقانی کی زرقانی جلد اول ص۴۶۔

علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی کی انوار المحمدیہ مصری ص۱۱۔

ان تمام محدثین امت نے حدیث مندرجہ بالا پر اعتبار کیا اور اسکو نور نبوی علیہ السلام کے بیان میں اپنی اپنی کتب میں بیان فرمایا ہے اور یہ سب محدثین حضور علیہ السلام کے نورٌ مِنْ نور اللہ ہونے کے قائل ہیں۔

بلکہ حدیث مندرجہ بالا کو منکران نورِ مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کے مسلمہ مقتدا و پیشوا مولوی اشرفعلی تھانوی نے بھی اپنی کتاب نشر الطیب الی الذکر الحبیب اللبیب میں فصل اول نور محمدی کے بیان میں درج کیا ہے۔

مختصر یہ کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورِ خدا ہونے پر تمام علمائے اُمت کا اجماع ہے اسی لئے شیخ الاسلام والمسلمین سید المحققین اعلیحضر امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنی مثنوی

Marfat.com

میں یہ درج فرمایا ہے کہ ؎

مصطفٰے نورِ جنابِ امرِ کُن ٭ آفتابِ برجِ علمِ لدن

روحِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے نور ہونے کے متعلق ارشاد

(۲۱)

ایک مرتبہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین نے سیدِ عالم علیہ السلام کی موجودگی میں موقع کو غنیمت جانا اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ اپنی ذات کے متعلق بھی ارشاد فرمایئے اس پر حضور علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا کہ میری مخدومہ والدہ ماجدہ طیّبہ طاہرہ کا ارشاد موجود ہے کہ انہوں نے فرمایا خَرَجَ مِنِّیْ نُوْرًا اَضَاءَتْ مِنْہُ قُصُوْرُ الشَّامِ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ مجھ سے نور خارج ہوا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ (مستدرک جلد دوم صفحہ ۶۰۰)

آپ کے نور ہونے پر صحابۂ کرام رضوان اللہ اجمعین کی شہادتیں

(۲۲)

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِیَّتَیْنِ اِذَا تَکَلَّمَ رُاِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ ثَنَایَاہُ۔ (مشکوٰۃ باب

Marfat.com

فی اخلاقہ وشمائلہ صفحہ ۵۱۸)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ آپکے سامنے والے دانت مبارک کھلے تھے جب آپ کلام فرماتے تھے تو آپ کے دندانِ مبارکہ سے نور کی طرح نکلتا تھا۔

قارئین! دیکھا آپ نے کہ حضور ایسے نورِ خدا ہیں کہ جب کبھی وہ نور موجزن ہوتا تو صحابہ سرکار علیہ السلام کے اجزائے جسمانیہ سے اس اخراج نور کا ملاحظہ ومشاہدہ بھی فرماتے جیسے کہ سیدنا ابن عباس نے دندانِ مبارکہ سے اخراجِ نور کو مندرجہ بالا حدیث مبارکہ میں بیان فرمایا۔ سچ کہا ہے کسی شاعر نے۔ ؎

لب نور دہاں نور زباں نور بیاں نور ∴ دل نور جگر نور جبیں نور نظر نور

گیسو کی ضیاء نور عمامہ کی چمک نور ∴ اس آیۂ رحمت کی ہے ہر زیر و زبر نور

صحابۂ کرام وتابعینِ عظام کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ بیشک آپ نور ہیں

(۲۳)

عَنْ کَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ یَقُوْلُ لَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَبْرِقُ وَجْھُہٗ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اِسْتَنَارَ وَجْھُہٗ کَاَنَّہٗ قِطْعَۃُ قَمَرٍ وَکَانَ یُعْرَفُ ذٰلِكَ مِنْہُ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ۔ (مستدرک جلد دوم صفحہ ۶۰۵)

Marfat.com

حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے
کہ فرماتے ہیں جب میں نے رسولِ پاک علیہ السلام پر سلام پیش کیا آپ گفتگو
فرماتے تھے اس حال میں کہ آپ کا رخ منورہ بجلی کی مانند چمکتا تھا اور جب آپ
محو مسرت ہوتے تو آپ کا چہرۂ مبارکہ نور ٹپکاتا تھا گویا کہ چاند کا ٹکڑا ہے اور
یہ آپ ہی سے معلوم ہوا کرتا تھا چنانچہ صحابہ وتابعین جب آپس میں کہیں
جلوہ گر ہوتے تو رخِ مصطفٰے چہرۂ والضحٰی زلفِ عنبریں گیسوئے تابدار کا تذکرہ
ہوتا تو صحابہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور ہی سے یاد فرماتے چنانچہ عامر بن
واثلہ حضرت سیدنا عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سامنے حضور
کی شان میں ایک قصیدہ پیش کیا جس میں یہ شعر بھی موجود ہے کہ

اِنَّ النَّبِیَّ ھُوَالنُّوْرُ الَّذِیْ کُشِطَتْ ⁂ بِہٖ عَمَایَاتُ مَاضِیْنَا وَبَاقِیْنَا

بیشک حضور علیہ السلام ایسے نور ہیں کہ ظاہر ہوگئیں آپ کی وجہ سے ہماری گذشتہ
و باقی گمراہیاں ۔

شعر مندرجہ بالا سے تابعی کا ایمان کہ حضور نور ہیں صحابی نے سنا اور منع
نہ کیا معلوم ہوا کہ حضور کے نور ہونے پر صحابہ وتابعین کا بھی ایمان تھا اور وہ بھی
حضور علیہ السلام کے نور ہونے کے قائل تھے ۔

حضور علیہ السلام نے فقط صحابہ وتابعین ہی کو منور نہیں کیا بلکہ آپ کی صحبت سے لکڑی کی چھڑیاں بھی نورٌ علٰی نور ہوگئیں

(حدیث نمبر ۲۲ اگلے صفحہ پر دیکھیں)

Marfat.com

(۲۴)

عَنْ انس ان اُسیدَ ابْن حُضیر و عَبّاد بن بشیر تحدّثا عِنْدَ النّبی صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فی حاجۃ لھما حتی ذھب مِنَ اللَّیل ساعۃٌ فی لیلۃٍ شدیدۃ الظلمۃ ثمّ خرجا مِنْ عِنْدَ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ینقلبا و بیدا کلّ واحِدٍ مِنْھُمَا عُصَیَّۃٌ فاضاءت عصا احدھما لھما حتی مشیا فی ضوءھا حتی اذا افترقت بھما الطریقُ اضاءت للاخر عصاہٗ فمشی کل واحدٍ مِنْھُمَا فی ضوء عصاہ حتی بلغ اھلہ۔ (مشکوٰۃ باب الکرامات صفحہ ۵۴۴)

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ اسید بن حضیر وعبادہ بن بشیر دونوں حضور علیہ السلام کے پاس کسی کام کی غرض سے گفتگو کرتے رہے یہانتک کہ رات کافی گذر گئی اور رات بھی سخت اندھیری تھی جب وہ دونوں دربار رسالت سے واپس چلے تو ان دونوں کے ہاتھ کی وہ چھڑیاں جوکہ اسوقت وہ لیئے ہوئے تھے ان میں سے ایک کی چھڑی روشن ہوگئی حتی کہ دونوں اس کی روشنی میں چلتے رہے یہانتک کہ جب ان کا راستہ علیحدہ علیحدہ ہوا تو دوسرے کے واسطے روشن چھڑی والے نے اپنی چھڑی سے اس کی چھڑی کو روشن کر دیا۔ حضور علیہ السلام ایسے نور مجسم ہیں کہ ان کی صحبت پاک میں رہ کر بے جان چھڑیوں کو بھی انوار نصیب ہو جاتے ہیں پھر کتنا بدنصیب ہے وہ شخص جو کہ حضور کے نور ہونے میں شک کرے۔

آپکے جسم منورہ کا نور باوجود لباس زیب تن ہونے کے جب موجزن ہوتا تو صاف صاف نظر آجاتا تھا

(۲۵)

وعن انس بن مالک قال رفع یدیہ حتیٰ رأیت بیاض ابطیہ

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۹۳۸ مطبوعہ کراچی)

حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ السلام نے اپنے دونوں دستِ مبارک اٹھائے تو آپ کی بغلانِ مبارکہ کی سفیدی ہم نے ملاحظہ کی۔

اندازہ فرمائیے لباس زیب تن ہے مگر جب وہ اللہ والے ہاتھ اٹھتے ہیں تو وہ انوارِ الٰہیہ جبکہ آپ مخزن ہیں آپ کی بغلوں سے ظاہر ہو جاتے ہیں اور ظاہر بھی ایسے کہ صحابۂ کرام اپنی آنکھوں سے ان کا مشاہدہ فرماتے ہیں بلکہ اپنے اس مشاہدے کو فخریہ بیان فرماتے ہیں۔

حضور علیہ السلام اپنے انوار و تجلیات کی فراوانی کیلئے ہمیشہ ہمیشہ خصوصاً نماز تہجد کیبعد دعاگو رہتے تھے

(۲۶)

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا جو کہ میری خالہ ہیں ان کے

Marfat.com

پاس رات گذاری ایسی حالت میں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے پاس تھے تو حضور علیہ السلام نے کچھ دیر اپنے اہل خانہ سے گفتگو فرمائی اور پھر محو استراحت ہو گئے تو پھر آخری تہائی رات یا اسکا کچھ حصہ رہا تو آپ بیدار ہوئے آسمان کی طرف متوجہ ہو کر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ط حتیٰ کہ سورۃ ختم فرما دی پھر مشکیزے کی طرف متوجہ ہوئے اس کی ڈوری کھول کر پیالے میں پانی لیا اور بہت اچھا درمیانی وضوء فرمایا جس میں پانی زیادہ خرچ نہ کیا مگر ہر عضو مبارک تک پانی پہنچایا پھر قیام فرما کر نماز ادا فرمائی۔

میں بھی اٹھا اور وضو کر کے آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے میرا کان پکڑ کر مجھے اپنی دائیں جانب گھما لیا آپ کی نماز پوری تیرہ رکعتیں ہوئی پھر دراز ہو کر محو آرام ہو گئے حتیٰ کہ خراٹے لئے اور جب آپ سوتے تو خراٹے لیتے تھے پھر آپکو حضرت سیدنا بلال نے نماز کی اطلاع دی نماز پڑھی وضو نہ فرمایا اور آپ کی دعا میں یہ تھا کہ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي بَصَرِي نُوْرًا وَفِي سَمْعِي نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَعَنْ يَسَارِي نُوْرًا وَفَوْقِي نُوْرًا وَتَحْتِي نُوْرًا وَاَمَامِي نُوْرًا وَخَلْفِي نُوْرًا وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَفِي لِسَانِي نُوْرًا وَذَكَرَ وَعَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي متفقٌ علیہ۔

اے اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میری آنکھوں میں نور میرے کانوں میں نور میرے دائیں نور میرے بائیں نور میرے اوپر نور میرے نیچے نور میرے

Marfat.com

آگے نور میرے پیچھے نور کر دے اور مجھے نور بنا دے۔ بعض محدثین نے یہ بھ
زیادہ کیا ہے میری زبان میں نور اور پٹھے اور گوشت خون، بال، کھال ک
بھی ذکر فرمایا۔

حدیث مندرجہ بالا سے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا بعد نماز تہج
کے الفاظ بھی اس بات کے غماز ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نورانیت
کو بشریّت کی ضد خیال نہیں فرماتے تھے اگر نورانیت بشریّت کی ضد ہ
جیسے کہ بعض نام نہاد مولویوں شیخ القرآنوں شیخ التفسیروں نے سمجھ رک
ہے تو حضور اجتماعِ ضدین کے لئے کبھی دعا نہ فرماتے اور اگر سیدِ عالم
علیہ السلام نے دعا فرما ہی لی تھی اور معاذ اللہ بقول اس نام نہاد ٹولے کے
نورانیت و بشریت آپس میں ضدین ہوتے تو اللہ کریم سیدنا جبرائیل امی
کو بَشَرًا سَوِیًّا اور جملہ ملائکہ کو بَلْ عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ نہ فرماتے اگر سیدنا جبرائی
امین کا پورا پورا البشر بن کر آنا نور ہونے اور فرشتوں کا عبد ہونا نور ہونے کے منا
نہیں تو روحِ عالم سرورِ کائنات سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا بشر ہو
نور ہونے کے کیسے منافی ہو سکتا ہے۔

حضرت سیدنا ابنِ عبّاس کا بھی یہی عقیدہ ہے ک
آپ نور ہیں اور آپ کا سایہ نہ تھا

(۲۷)

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ لَمْ یَکُنْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظِلٌّ لَمْ یَکُ

مَعَ الشَّمْسِ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْءُهٗ ضَوْءُ الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ لَا يَظْهَرُ
هٗ ظِلٌّ لِاَنَّ النُّوْرَ لَا ظِلَّ لَهٗ۔ (زرقانی شریف جلد دوم ص ۲۲۱ مطبوعہ بیروت)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا آپ کبھی سورج کے ساتھ نہیں ہوئے مگر آپکا نور پاک سورج کے نور پر غالب آجاتا۔

دیگر ابن سبع نے کہا کہ حضور علیہ السلام نور تھے جب سورج یا چاند کی روشنی میں باہر جلوہ گر ہو کر چلتے تو آپ کا سایہ ظاہر نہ ہوتا کیونکہ نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

سبحان اللہ ان نفوس قدسیہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے قربان کہ جنہوں نے کئی سو سال پہلے منبع انوار تجلیات مظہر رب کائنات کے نورانی خطبے ارشاد فرمائے جن میں اس محبوب رب غفور حبیب حزیں کے نور بلکہ نور علےٰ نور کے نور ہونے اور آپ کے سایہ نہ ہونے کی شہادت پر امت رسول علیہ السلام کے اس سچے و سُچے عقیدے کو کہ حضور نور ہیں اور آپ کا سایہ نہیں اپنی شہادت لازوال سے مالا مال کیا پڑھیئے رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین۔

الحمد للہ ہم اہلسنت وجماعت حنفی بریلوی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے ہم مسلک ہیں اور ہمارا بھی یہی ایمان ہے کہ حضور نور ہی نہیں بلکہ اپنے نور ہونے میں بھی بے مثل و بے مثال ہیں۔ اور آپکا سایہ نہ تھا۔

Marfat.com

مسئلہ بشریت بے مثال

بعطائے ربِّ ذی الجلال

قبل اس کے کہ عبارت حدیث تحریر ہو یہ بات یاد رہے کہ جسطرح ہم اہلسنت حضور علیہ السلام کے نور کے بے مثل نور ہونے کے قائل ہیں اسی طرح حضور کے بے مثل بشر ہونے کے قائل ہیں اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ حضور علیہ السلام بشر ضرور ہیں لیکن جسطرح نور ہونے میں بے مثل و بے مثال ہیں اسی طرح بشر ہونے میں بھی بے مثل و بے مثال ہیں چنانچہ اسبات پر مندرجہ ذیل احادیث شاہد ہیں۔

(۲۸)

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ قَالَ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۶۳)

سیّدنا حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک علیہ السلام نے روزۂ وصال سے منع فرمایا تو لوگوں نے

ف:۔ جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو وصال فرماتے ہیں (یعنی پے درپے بلا افطاری کے روزہ) آپ نے ارشاد فرمایا میں تم جیسا نہیں ہوں مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔

حدیث اپنے مفہوم و معنی میں ظاہر ہے کسی تاویل و توجیہ کی ضرورت نہیں تو پھر وہ لوگ جو حضور کی مثل بنتے ہیں سوچیں کہ وہ حدیث مذکورہ کے انکار کے مرتکب ہو کر کس صف میں کھڑے ہیں اور توبہ کر کے حضور علیہ السلام کے بے مثل ہونے کے قائل ہو جائیں۔

خود حضور علیہ السلام نے اپنے صحابی سے فرمایا کہ تم میں میری مثل کون ہے

(۲۹)

اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّكَ تُوَاصِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَيُّكُمْ مِثْلِيْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۶۳)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک علیہ السلام نے روزہ وصال (یعنی پے درپے بلا افطاری کے) سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے عرض کی آپ تو وصال فرماتے ہیں اس پر ارشاد فرمایا کہ تم میں سے میری مثل کون ہے میں اپنے رب کے

Marfat.com

پاس رات گذارتا ہوں میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

بعض لوگ تعصب کے چکر میں ایسے پھنسے کہ انہوں نے اَیُّکُمْ مِثْلِی کو یکسر نظر انداز کر دیا جو کہ خود صاحبِ قرآن کا ارشاد ہے۔ مثلیت بشریت میں نہیں بلکہ فرمایا کہ وہ اسطرح ہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ میرا اور تمہارا خدا ایک ہے ورنہ کم از کم یہی سوچو کہ وہ سوئیں تو وضو باقی ہم سو جائیں تو وضو گیا ہمارے خواب محض خواب ان کے خواب وحی الٰہی۔

پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جن کی تم مثل بننے کے دعویدار ہو وہ تو یہ اعلان فرما رہے ہیں کہ اَیُّکُمْ مِثْلِی اور اَیُّکُمْ میں خطاب کن سے ہے ابوبکر، عمر، عثمان و علی، سلمان و بلال، صہیب و ابوذر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ کیا کوئی شخص ضعیف سے ضعیف روایت بھی پیش کر سکتا ہے کہ صحابۂ کرام کے اس مقدس گروہ میں سے کہ جن کے متعلق خود شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ارشاد فرمایا ہوا ہے کہ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ میرے صحابی ہدایت کے ستارے ہیں ان میں سے کسی کی بھی اقتداء تمہاری ہدایت کے لئے کافی و شافی ہے اس ہادی مہدی گروہ کے تمام نہیں کسی ایک فرد نے کبھی بھی کسی وقت حضور علیہ السلام کو اپنی مثل کہا یا کہہ کر پکارا ہو ہو کیا انہوں نے بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کا مطالعہ نہیں فرمایا تھا فرمایا تھا اور ضرور فرمایا تھا تو انہوں نے کیوں نہ اپنی مثل کہا یا لوگوں کو اپنی مثل سمجھنے کی تاکید کی، اس لئے کہ صاحبِ قرآن سے اَیُّکُمْ مِثْلِی بھی سماع فرمایا ہوا تھا یہی وجہ تھی کہ انہوں نے تمام زندگی سرکار کو اپنی مثل سمجھا نہ کہا نہ کہنے کی ترغیب دی۔

Marfat.com

الحمد للہ ہم اہلسنت وجماعت حنفی بریلوی اس مسئلہ بشریت بے مثال میں بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے ہم مسلک ہیں۔

سید عالم نور مجسم علیہ السلام کا عبد اللہ ابن عمر کو فرمان کہ عبد اللہ ابن عمر میں تم جیسا نہیں ہوں

(۳۰)

عَنْ عَبْدِ اللہ ابن عمر قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوۃِ قَالَ فَاتیتہ فوَجَدْتُہٗ یُصَلِّی جَالِسًا فوضعت یدی عَلٰی رَأْسِہٖ فَقَالَ مالک یا عبد اللہِ بن عمرو قلت حدثت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّکَ قُلْتَ صلوٰۃُ الرَّجُلِ قاعدًا عَلٰی نِصْفِ الصَّلٰوۃِ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَالٰکِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِنْکُمْ۔ (مسلم شریف جلد اول صفحہ ۲۵۳)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا بیشک رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز آدمی کی بیٹھ کر پڑھنا آدھا ثواب ہے کہا پس میں دربار رسالت میں حاضر ہوا۔

دیکھا کہ حضور علیہ السلام بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں پس میں نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا پس فرمایا اے عبد اللہ بن عمر تجھے کیا ہے عرض کی یا رسول اللہ

Marfat.com

میں نے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے نماز بیٹھ کر پڑھنا آدھا درجہ ہے اور آپ بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں ارشاد فرمایا بیشک میں نے کہا ہے لیکن میں تم جیسا نہیں ہوں۔

حدیث ہذا میں بھی کسی تاویل و توجیہ کی ضرورت نہیں اور حدیث مذکورہ سے بھی سید عالم علیہ السلام کا بے مثل ہونا ثابت ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بے مثل ہونے پر حدیثی دلیل

(۳۱)

فَقَالَتْ عائشۃ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللہِ اتنام قبل اَنْ یوتر فقال یا عائشۃ ان عَیْنِیْ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ ؕ

(مسلم شریف جلد اول ص ۲۵۴)

جنابہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں فرمایا اے عائشہ بیشک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔

سید عالم علیہ السلام کی یہ حدیثِ پاک حضور علیہ السلام کے بے مثل بشریت کے اثبات پر کتنا واضح ثبوت ہے کہ آپ کے مِثلی ہونے کے لاتعداد دلائل میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ میرا سونا اور تمہارا سونا بھی ایک جیسا نہیں تم سوؤ تو تمہارا دل بھی سو جاتا ہے لیکن میری آنکھیں سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا۔ حدیثِ مذکورہ میں بھی بے مثل بشریتِ مصطفٰے علیہ التحیۃ والثنا

Marfat.com

پر بے مثل شہادت موجود ہے۔

مگر دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثل جسم مطہرہ سے آنے والی خوشبو کستوری و عنبر سے بھی زیادہ ہوتی تھی

(۳۲)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَّلَا حَرِيْرَةً اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ رَائِحَةً رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۶۴)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی ہتھیلی ریشم سے زیادہ نرم تھی اور حضور علیہ السلام کی خوشبو (جو کہ بے مثل جسم مطہرہ سے آتی تھی) کستوری و عنبر سے زیادہ تھی۔

یہ ہے بے مثلیت جسم مطہرہ۔ مثل بننے والے نسیم اینڈ وارثی یا لکھنؤ عطر ہاؤس کا تمام سینٹ وعطر بھی جسم پر انڈیل کر آجائیں مگر سید عالم کے جسم مقدسہ کی خوشبوئے مشک بار سے مقابلہ نہیں ہوسکتا۔

سبحان اللہ! سچ کہا ہے امام اہلسنت اعلیٰحضرت فاضل بریلوی

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ

انکی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں ؛ جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

اور فرماتے ہیں۔

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ ؛ مانگے نہ عطر کبھی چاہے نہ دلھن پھول!

کیا بات رضاؔ اس چمنستانِ کرم کی ؛ زہرا ہو کلی جس میں حسین اور حسن پھول

صحابۂ کرام کی شہادت کہ سیّدِ عالم علیہ السلام کا مقدّس چہرہ چاند سے بھی زیادہ خوبصورت تھا

(۳۳)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم فِيْ لَيْلَةٍ ضِحْيَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم وَاِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حلة حمراءِ فَاِذَا هُوَ عِنْدِيْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۴)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چاندنی رات تھی ادھر آسمان اور ادھر مدینہ کے چاند جلوہ افروز تھے بس ایک نظر چاند کی طرف دیکھتا اور ایک نظر اپنے محبوب علیہ السلام کے چہرۂ منورہ کی طرف دیکھتا پس حضور علیہ السلام کا چہرہ چاند سے زیادہ خوبصورت تھا۔

اس لئے کسی عاشق سیدالانام علیہ السلام نے یہ کہا ہے کہ حضور کے چہرے کو چاند سے تشبیہ دینے والے لوگو یہ بے انصافی نہ کرو اس لئے کہ۔

Marfat.com

چاند سے تشبیہ دینا یہ کہاں انصاف ہے ؛ اس کے منہ پر چھائیاں حضرت کا چہرہ صاف ہے

اس حدیث پاک نے اور اس میں صحابی رسول جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فیصلہ دے دیا کہ حضور کا چہرہ ایسا بے مثال تھا کہ گو چاند بھی ایک ہے اور حسن و چمک میں لاثانی ہے مگر میرے محبوب کا حسن بے مثال ان کے چہرۂ منورہ کی چمک تابدار ان کے چہرۂ پاک کے انوار چاند سے محض زیادہ ہی نہیں تھے بلکہ آپ چاند سے بھی زیادہ خوبصورت تھے۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست کرم میں آکر آگ پر پکا ہوا کھانا بھی ذکر خیر کرنے لگ جاتا تھا تو پھر کوئی سترہ کی جگہ نو اور بیس کی جگہ آٹھ رکعتیں ادا کرنے والا حضور کی مثل کیسے ہو سکتا ہے

(۲۴)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ ؛ (بخاری شریف جلد اول ص۵۰۵)

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک میں نے دیکھا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کی انگلیوں سے پانی بہہ رہا تھا اور ہم طعام کی تسبیح سن رہے تھے باوجودیکہ وہ کھایا جا رہا تھا۔

Marfat.com

یہاں مسئلہ حیات النبی علیہ السلام بھی حل ہوگیا لوگ حضور علیہ السلام کے حیات النبی ہونے میں شک کرتے ہیں وہ تو ایسے محبوب دلنواز سرچشمۂ حیاتِ دائمی ہیں کہ وہ کھانا جو پک کر تیار ہو کر انکے دستِ کرم میں یا انکے روبرو آجاتا ہے وہ بھی زندہ ہو کر حمد خدا میں مصروف ہو جاتا ہے۔

پھر کوئی یادِ خدا سے غافل وظالم انسان کسطرح حضور کی مثل ہو سکتا ہے اس حدیثِ پاک سے بھی حضور علیہ السلام کا بے مثل ہونا اظہر من الشمس ہے سچ کہا ہے شیخ الاسلام والمسلمین نے کہ

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تیری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

مسئلہ اختیاراتِ خُداداد

برائے سرورِ کائینات صلی اللہ علیہ وسلم

حاکمِ ارض وسماء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی کابینہ کے متعلق اعلان

(۳۵)

وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَوَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَائِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ۔ (ترمذی شریف، جلد دوم صفحہ ۲۰۸)

روایت ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہتے ہیں فرمایا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کے واسطے چار وزیر ہوتے ہیں آسمان اور زمین میں۔ میرے بھی چار وزیر ہیں دو آسمان پر حضرت جبرائیل و میکائیل دو زمین پر حضرت ابوبکر صدیق و حضرت فاروق اعظم عمر ابن الخطاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

حدیثِ مذکورہ مندرجہ بالا نے تو ہر نبی علیہ السلام کو حاکم مالک و مختار ثابت کر دیا تو پھر جب ہر نبی حاکم۔ مالک و مختار ہے تو سید الانبیاء علیہ السلام تو پھر اولیٰ حاکم و مالک و مختار ہوئے۔

سیدِ عالم نورِ مجسم کا اعلان کہ میں خزانۂ قدرت کا مالک ہوں رب دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں

(۳۶)

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ متفق علیہ۔ (مشکوٰۃ شریف کتاب العلم صفحہ ۳۲)

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ جسکا بھلا چاہتے ہیں اسے دین کا فقیہہ بنا دیتے ہیں میں بانٹنے والا ہوں اللہ دینے والا ہے

حضور کیا بانٹنے والے ہیں اسمیں جب حضور نے تخصیص نہیں فرمائی کہ فلاں شے بانٹتا ہوں اور فلاں نہیں تو کسی زید و بکر کو کیا حق حاصل ہے کہ وہ اپنی طرف سے کسی چیز کو مختص

کرے پھر جو چیز مختص کیجائیگی وہ رب کی عطائے لامحدود کو محدود کردے گی چونکہ فرمایا اللہ دیتا ہے میں بانٹتا ہوں۔ حضور کی تقسیم تب ہی محدود رہ سکتی ہے جب اللہ کی عطا کو محدود کیا جائے نہ عطائے رب محدود ہے نہ تقسیم محبوب محدود ہے وہ جو بھی عطا فرماتا ہے اپنے محبوب کو عطا فرماتا ہے اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آگے تقسیم فرما دیتے ہیں۔

کنجی تجھے دی اپنے خزانوں کی خدا نے ؛ محبوب کیا مالک و مختار بنایا
ایسا تجھے اللہ نے طرحدار بنایا ؛ یوسف کو تیرا طالب دیدار بنایا

حضور علیہ السلام نے اپنے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرما کر کہ مجھ سے جو مرضی ہے مانگ اپنے مالک و مختارِ عرش و فرش لوح و قلم برگ و ثمر غرضیکہ اپنے مالک کُل ہونیکا عملی اعلان فرما دیا

(۳۷)

وَعَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوْءِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِيْ سَلْ فَقُلْتُ اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَوْغَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔ (مشکوٰۃ شریف باب السجود وفضلہ ص۸۴)

سیدنا حضرت ربیعہ ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول پاک علیہ السلام کے پاس رات گذارتا تھا تو میں آپکے پاس وضو کا پانی اور ضروریات لایا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کچھ مانگ۔ میں نے عرض کیا میں آپ سے جنت میں آپکی رفاقت مانگتا ہوں فرمایا اسکے سوا کچھ اور بھی۔ میں نے عرض کیا بس یہی فرمایا کہ اپنی ذات پر کثرت سجود سے میری مدد کر۔

اسی جگہ مرقاۃ میں ہے کہ حضور کا اپنی عطا کو حضرت ربیعہ کو عطا فرماتے وقت عام کر دینا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور باذنہ تعالیٰ اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں گویا کہ مالک ہیں خزانے کے جو جسکو چاہیں دے ڈالیں۔ الحمد للہ ہم اہلسنت وجماعت حنفی بریلویوں کا یہی عقیدہ

حضور علیہ السلام کا اعلان کہ میں ایسا مالک و مختار ہوں کہ میں نے تمہارے لئے فلاں فلاں شئے حرام قرار دیدی اب جو حضور کو مالک و مختار تسلیم نہیں کرتا وہ یہ تمام حرام اشیاء بھی کھایا کرے

(۳۸)

وَعَنْ مِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِ یْکَرَبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ وسلم اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ اَلَا یُوْشِکُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَقُوْلُ عَلَیْکُمْ بِھٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْہُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْہُ وَاِنَّمَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ کَمَا حَرَّمَ اللّٰہُ اَلَا لَا یَحِلُّ لَکُمُ الْحِمَارُ الْاَھْلِیُّ وَلَا کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقْطَۃُ مُعَاھِدٍ اِلَّا اَنْ یَّسْتَغْنِیَ عَنْھَا صَاحِبُھَا وَمَنْ نَّزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَیْھِمْ اَنْ یَّقْرُوْہُ فَاِنْ لَّمْ یَقْرُوْہُ فَلَہٗ اَنْ یُّعْقِبَھُمْ بِمِثْلِ قِرَاہُ۔ (مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام ص۲۸)

روایت ہے حضرت مقدام ابن معدیکرب سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ رہو مجھ کو قرآن بھی دیا گیا اور اسکے ساتھ اسکا مثل بھی خبردار قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا اپنی مسہری پر کہے کہ صرف قرآن کو پکڑو اسمیں جو حلال ہے اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام مانو حالانکہ رسول اللہ علیہ السلام کا حرام فرمایا ہوا بھی ویسا ہی حرام ہے جیسے کہ اللہ کا حرام فرمودہ دیکھو تمہارے لئے نہ تو گدھا حلال ہے اور نہ کوئی کیل والا درندہ جانور نہ عہد والے کافر کی گمشدہ چیز مگر جبکہ اسکا مالک اس سے لاپرواہ ہو جائے اور جو کسی قوم کے پاس مہمان جاوے ان پر اس کی مہمانی ہے اگر مہمانداری نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کی بقدر ان سے وصول کرے۔

Marfat.com

منکرانِ حکومت مصطفٰے علیہ السلام کو چاہیئے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے رب کے عطا فرمودہ اختیارات سے جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے خوب کھائیں غذا بھی ہاتھ آجائے گی اور مذہب بھی پختہ ہو جائے گا۔

حضور علیہ السلام ایسے حاکم ہیں کہ جیسے فرمادیں پروردگارِ عالم اُنکے فرمان کے مطابق ہی فرمادیتا ہے

(۴۹)

وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ۔

(مشکوٰۃ شریف باب المعجزات ص ۵۳۶)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے کھایا آپ نے فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھا وہ بولا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا فرمایا اب طاقت نہ رکھیگا اور اس نے فقط بوجہ تکبّر کے یہ کیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر وہ یہ ہاتھ اپنے منہ تک نہ لے جا سکا۔ سچ کہا ہے کسی نے کہ

تمہارے منہ سے جو بات نکلی وہ بات ہو کے رہی

حضور علیہ السلام وہ حاکم ہیں کہ جن کی سلامی کے لئے سلاطین زمانہ ہی نہیں بلکہ وحوش وطیور چرند وپرند بلکہ درخت وپہاڑ بھی حضور کو سلامی پیش کرتے ہیں

Marfat.com

(٤٠)

وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(مشکوٰۃ شریف باب المعجزات ص۵۴۰)

روایت ہے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالٰے عنہ سے فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھا تو ہم اس کے بعض اطراف میں گئے تو کوئی درخت یا پتھر ایسا نہ تھا کہ جو سامنے آیا مگر وہ آپ کو السلام علیک یا رسول اللہ کہہ کر سلامی دیتا تھا۔

اللہ تعالٰے تمام مسلمانوں کو نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ان چالیس ارشاداتِ طیبات کی روشنی میں آپ کے علمِ غیب، حاضر وناظر، نورٌ علیٰ نور، بے مثل بشر اور مالک ومختار ہونے پر ایمان لاکر پکا اور سچا عامل بالحدیث بننے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ جو دوست اس رسالہ اربعین سے مستفید ہوں وہ میرے والد محترم کی صحت وشفا اور انکے سایۂ عاطفت کی درازگی کی دعا سے ضرور نوازیں۔ یہ تصنیف وتالیف یہ تحریر وتقریر انکی پاک تربیت ہی کا صدقہ ہے اللہ کریم بحرمت نبی کریم ان کا سایہ دراز فرمائے آمین ثم آمین۔ الحمد للہ یہ رسالہ پانچ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ چہار شنبہ کے دن کو شروع ہوکر چھبیس رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ چہار شنبہ کو رات کے وقت

الرّاقم:- فقیر قادری ابوالمقبول غلام رسول گل نقشبندی مجدّدی رضوی خطیب جامع مسجد مجدّدی ومہتمم مدرسہ مجدّدیہ لاثانیہ غلام محمد آباد فیصل آباد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تقریظات

اَز

رشحاتِ قلم

اَز رشحاتِ قلم مبلّغِ اعظم ایشیا و چیئرمین رؤیت ہلال کمیٹی پاکستان حضرت خطیب و ادیب علّامہ الحاج مولینا الشاہ محمّد عارف اللہ صاحب قادری

اس وقت میرے سامنے کتاب "اربعین فی شان سیّد المرسلین" ہے۔ جس میں جامع معقول و منقول حضرت مولینا غلام رسول صاحب قادری رضوی نے مستند احادیث کے ذریعہ حضور سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اپنی عقیدت و محبّت کی ندر پیش کی ہے۔ مولینا اہلِ سنّت میں جانے پہچانے عالم ہیں۔ اب تک مولینا کو منبرِ رسُول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا شعلہ بیان مقرّر، صاحب طرز خطیب ہی سمجھا جاتا تھا اور تقریر سُن کر بے ساختہ یہ شعر گنگنانے کو دل چاہتا ہے۔

یوں مسکرائے جان سی کلیوں میں پڑ گئی
یوں لب کُشا ہوئے کہ گلستاں بنا دیا

لیکن مولینا کی زیرِ تبصرہ کتاب پڑھ کر علمی حلقوں میں اس کاوش کو سراہا جائے گا۔ کتاب کی سطر سطر میں عشقِ نبوی کی مستیاں ملتی ہیں۔ جگہ جگہ عظمتِ رسُول کے مہکتے پھول رکھائی نظر آتے ہیں۔ کہیں علمِ غیب و اختیارات پر بحث کی گئی ہے۔

Marfat.com

اور کسی جگہ نورانیتِ مصطفےٰ علیہ التحیّۃ والثناء پر ایمان افروز دلائل دیئے گئے ہیں۔

مولینا نے اپنے اس علمی چمن کو جس طرح حسین و جمیل پھولوں سے سجایا ہے اسی طرح باغی گُل چینوں کی دستبرد سے بچانے کے لئے کانٹوں کی باڑ ہی نہیں لگائی بلکہ اس کور ذوق ٹولہ کی پوری نشاندہی بھی کر دی ہے جو شب کی تاریکی میں دبے پاؤں چمن میں داخل ہو کر پھولوں کو پامال کرنے کا عادی مجرم ہے اور جس کے اکابر و اصاغر اپنی رُسوائے زمانہ تحریروں کی بنا پر جماعت حقّہ اہلِ سُنّت سے کٹ چکے ہیں۔

فاضل جلیل نے اس ملمّع صفت گروہ کے ایک ناقابلِ التفات بدگو کی یادہ گوئی۔ اور پھر ایک موقعہ پر اس کی معافی کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ جس کے ایک ایم۔ این۔ اے کو ایوانِ اسمبلی سے لیکر اخبارات تک میں" جی حضوری" سے اسی بنا پر تعبیر کیا جاتا ہے کہ وہ طلبِ منفعت کی خاطر نہ اپنی سفید و دراز ریش کا لحاظ کرتا ہے اور نہ اپنے نام و کام میں دَیر و حرم کا فرق محسوس کرتا ہے۔

یُوں تو ہر زمانہ میں اہلِ سُنّت علماء ایسے لوگوں کی نشاندہی کرتے رہے لیکن اس صدی میں اس عظیم و جلیل کارگذاری کا سہرا اعلیحضرت امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی (رضی اللہ عنہٗ) کے سر رہا۔ جنہوں نے ہر اس فتنہ کا سینہ سپر ہو کر مقابلہ فرمایا۔ جس نے الوہیّت کے تقدس کو مجروح کرنے کی کوشش کی اور ہر اس ہرزہ سرا کے مُنہ میں لگام دی، جس نے ناموسِ رسالت، عظمتِ صحابیّت و عزّت ولایت کو داغدار بنانے

کی سعی کی۔ آج یہ بات بڑے فخر کے ساتھ لکھی جا سکتی ہے کہ اعلیحضرت کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والوں میں بدعقیدگی سے نفرت، بد مذہبوں سے اجتناب اور دین استقامت کا جذبہ اشدّاء علی الکفّار و رحماء بینھم کی صورت میں نمایاں نظر آتا ہے۔ فاضل موصوف کو رضویّت کی اسی عظیم نسبت نے حُسنِ عقیدت کا وہ جوہر عطا فرمایا جو ان کی تقریر تحریر میں چمکتا دمکتا دکھائی دیتا ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مولینا کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے اور مسلمانوں کو استفادہ کی توفیق نصیب ہو۔

دعاگو

شاہ محمد عارف اللہ قادری

صدر جمعیّۃ علماء پاکستان

B/59 سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

۲۹ر دسمبر ۱۹۷۳ء

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

نحمدہٗ وبہٖ نستعین و نصلی ونسلم علی النبی الامین ہ

اُستاذ العلماء حضرت علامہ محمد عبداللہ صاحب قادری رضوی اشرفی برکاتی ،
بانی و مہتمم جامعہ حنفیہ قصور

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اللّٰھم ربّ زدنی علماً انا لاحظت توضیح الاربعین فی فضائل سید المرسلین الذی الفہ و وضعہ الفاضل الجلیل النبیل ۔ صاحب البیان والتبیان والتحریر والعلام الحبر التحریر مولانا ابو الکلام محمد غلام رسول القادری الچشتی الرضوی الخطیب الاعلی ببلدۃ لائل بور باکستان ۔

جمع المؤلف الشہیر فی الامصار والوحید فی الاعصار والفرید فی الاقطار الاحادیث المصطفویۃ فی شان العظمۃ النبویۃ وکمالات محبوب رب العالمین وحامد خاتم المرسلین

Marfat.com

ومحاسن شفیع المذنبین بعشق الرسول ومحبت المحبوب ھٰذہ الرّسالۃ "الاربعین" دلیل لنا کافیا وحجۃ لنا شافیا وردُ حجۃ علی المرتدّین خصوصًا علی الدّیابنۃ والوھابین باکمل طرق واحسن وجوہ ینبغی للمسلمین ان یجعلوا ھٰذہ الرسالۃ حرزًا عن الشیٰطین وتعویذا عن الملحدین۔

نفع اللہ بھا المسلمین نفعًا کثیرا فی الدارین وجزی مؤلّفہٗ وجامعہٗ جزاء کاملا فی الکونین فقط۔

(منجانب)

الفقیر ابوالعلا محمّد عبد اللہ قادری اشرفی رضوی خادم الحدیث والافتاء وناظم اعلی الدار العلوم الجامعۃ الحنفیۃ قصور ضلع لاھور

Marfat.com

تعارف وتبصرہ

ملک کے سوادِ اعظم اہلسنت وجماعت کے بہترین خطیب اور شعلہ بیان مقرر حضرت مولانا ابو المقبول **غلام رسول** صاحب گل قادری نقشبندی مجددی (المعروف سمندری والے) کی کتاب "الدر الثمین فی توضیح الاربعین" کہ جس میں گستاخِ رسول دیوبندی قاسمی ملاں المعروف ضیاء القاسمی کی رسلیا "اربعین" کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اسکو اہلسنت وجماعت کے تمام حلقوں مثلاً خطیب وادیب مقرر ومناظر معلم و متعلم علماء ومشائخ ودیگر اہلسنت وجماعت کے پریس نے نہایت قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا اور علماء ومشائخ نے مختلف اجلاسوں اور اہلسنت وجماعت کے جرائد نے مختلف اشاعتوں میں اسکا تعارف اور اس پر حاصل تبصرے شائع کئے اور مولانا موصوف کے علم وعمل زہد واتقاء کے لئے دعائیں فرمائیں وہ اگر تمام تعارف وتبصرے شائع کئے جائیں تو ایک دفتر بن جائے گا۔

یہاں فقط اہلسنت وجماعت کے مقتدر رسالہ جریدہ حمیدہ ماہنامہ رضائے مصطفٰے میں شائع شدہ تبصرہ پیش کیا جاتا ہے وہو ہذا۔

الدر الثمین فی توضیح الاربعین۔ فاضل نوجوان مولانا غلام رسول صاحب سمندری کی تالیف ہے جو دیوبندی مولوی ضیاء القاسمی کے رسالہ اربعین کے جواب میں شائع ہوئی ہے اس کتاب میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کا بیان اور شانِ رسالت کے خلاف دیوبندیوں کے شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے۔

Marfat.com

درمنائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ)

مصنفِ کتاب ہٰذا مجاہدِ ملت قاطع نجدیت وقاسمیت خطیب اہلسنت حضرت مولانا ابوالمقبول محمد غلام رسول صاحب قادری نقشبندی مجددی المعروف سمندری والے کی دیگر ایمان افروز تحقیقی تصنیفات وتالیفات۔

اَلدُّرُّ الثَّمِیْنُ فِیْ تَوْضِیْحِ الْاَرْبَعِیْن حصہ اول (تیسرا ایڈیشن زیرِ طبع)

یہ وہ کتاب ہے جسکو طبع ہوئے مسلسل سات سال گذر چکے ہیں اور جسکے دو ایڈیشن طبع ہو کر ختم ہو جانے کے بعد اب تیسرا ایڈیشن بھی انشاء اللہ منظرِ عام پر آنیوالا ہے اس میں نجدی قاسمی ملاں المعروف ضیاء القاسمی کے رسالہ اربعین کا مدلل ومفصل جواب ہے جس میں مسئلہ توحید، مسئلہ شرک فرق توحید وشرک۔ مسئلہ سجدہ لغیر اللہ۔ سجدہ تعظیم میں فرق۔ مومن ومشرک کا فرق۔ مسئلہ بشریتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ومسئلہ نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ مسئلہ علم غیبِ مصطفیٰ عطائی اور اس کی نفیس بحث قرآن وسنت کے مفصل دلائل کے علاوہ حسبِ واقعہ اردو پنجابی فارسی اشعار سے مزین کتاب اثبات کے مکمل حوالے وصفحات۔ حسین ٹائیٹل نفیس کتابت پرنٹنگ پیپر ان تمام خوبیوں کے ساتھ تقریباً سوا دو صد صفحات پر مشتمل کتاب۔ ہدیہ نہایت مناسب

اَرْبَعِیْن فِیْ شَانِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن (زیرِ طبع)

لائلپور کے محلہ غلام محمد آباد کے نجدی دیوبندی قاسمی ملاں نے اربعین نامی رسالہ شائع کیا لیکن اسمیں ملاں قاسمی جی نے اسی رفتار بے ڈھنگی کا کہ جسکا مظاہرہ انکے

Marfat.com

مولانا ابو المقبول محمد غلام رسول صاحب قادری نقشبندی مجددی (المعروف سمندری والے) نے اس چالیس صفحے کی رسلیا کا مدلل دندان شکن جواب پورے ساڑھے چار صد صفحات میں ایسا پیش کیا ہے کہ جس نے قاسمی دھڑے کے صغیر و کبیر برناؤ پیر غرضیکہ اس دھڑے کے ہر فرد پر سکتہ طاری کر دیا ہے اور اور باوجود اسکے کہ اس رسلیا کے جواب کے پہلے حصہ کو طبع ہوئے ساتواں سال ہو رہا ہے ملاں قاسمی جی نے اسکا جواب تو کیا دینا تھا کوچۂ تصنیف و تالیف سے ایسی راہِ فرار اختیار کی کہ جیسے کہ دنیا ہی سے رخصت ہو گئے ہوں بہر حال اب اس جواب کا دوسرا حصہ بھی کہ جس میں سرکار کے معجزۂ حاضر و ناظر باذن اللہ اور سرکار کے مالک و مختار بعطائے غفار ہونے کے بیان کے علاوہ قاسمی جی کی طرف سے تحریر کردہ آخری باب تردید بدعت میں ان کی ایسی گرفت شرعی موجود ہے کہ جس سے ان کے دھڑے کے تمام صغیر و کبیر علماء و عوام انہی کے قلم سے اہلسنت نہیں بلکہ اہل بدعت ثابت ہو رہے ہیں بہر حال اس جواب مدلل مفصل کے بعد حضرت خطیب اہلسنت اپنی طرف سے رسالہ اربعین فی شان سید المرسلین اسطرز پر کہ جس میں حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات طیبات کا باذن اللہ تعالیٰ بیان ہے مثلاً علم غیب مصطفیٰ بعطائے رب الارض والسماء۔ اختیارات خداداد برائے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم۔ معجزۂ حاضر و ناظر بعطائے رب قادر۔ مسئلہ نور بعطائے رب غفور جل جلالہ بشریت بے مثل و بے مثال بعطائے خالق ذوالجلال۔ انشاء اللہ العزیز بہت جلد طبع ہو کر منصۂ شہود میں آ رہا ہے۔ صفحات تقریباً ۲، کتابت و طباعت

رسالہ دعا بعد از نماز جنازہ

اس رسالہ کی افادیت اسکے نام ہی سے ظاہر ہے یہ رسالہ حضرت موصوف کے اس دور کی یادگار ہے جبکہ شیخ الحدیث والتفسیر الحاج علامہ ابو الفضل مولانا مولوی مفتی پیر محمد سردار احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دستِ حق پرست پر دیوبندی عقائد سے توبہ کر کے حضرت علیہ الرحمۃ کے ہی ارشاد پر سمندری کی جامع مسجد میں برائے خطابت حاضر ہوئے تھے تو وہاں کے دیوبندی نجدی ملاں محمد حسین نامی جوکہ آجکل آنجہانی ہو چکے ہیں نے چیلنج دیا کہ جنازہ کے بعد دعا کا قطعاً کوئی ثبوت نہیں ہے جو دعا بعد نماز جنازہ ثابت کرے پانچسو روپیہ انعام جس پر مولانا حضرت محدثِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے دربار میں برائے دعا حاضر ہوئے اور حضور کے دارالعلوم کے کتب خانہ سے تفسیر خازن شریف و مدارک. جلالین و ابن ماجہ لے کر سمندری واپس ہوئے دیابنہ نے یہ چیلنج بروز بدھ کیا تھا مولانا نے اسی روز رسالہ شروع کیا اور جمعرات کو طبع کرا کے بروز جمعۃ المبارک اہلسنت وجماعت کے کثیر اجتماع میں یہ رسالہ پیش کر کے دیابنہ سے مبلغ پانچسو روپیہ طلب کرنے کا مطالبہ کیا لیکن ملاں جی مرتے مر گئے انعام تو کیا پیش کرتے رسالہ کا جواب تک نہ دے سکے اور مر کر بغیر دعا ہی دفن ہو گئے یہ رسالہ بڑا جامع و نافع ہے رسالہ میں سرکارِ دو عالم سے دعا بعد نماز جنازہ کے بعد صحابہ کرام کا اس پر عمل اور تابعین و تبع تابعین کا مسلک بھی پیش کیا گیا مختصر سے رسالہ میں وہ تمام خوبیاں جوکہ ایک ضخیم کتاب میں ہوتی ہیں موجود ہیں صفحات ۵۱ ہدیہ نہایت مناسب

Marfat.com

ایک عظیم خوشخبری

مسلک حق مذہب اہل سنت وجماعت حنفی بریلوی کے ائمہ وخطباء کے علاوہ منتہی طلباء کو یہ پڑھ کر قلبی مسرت وشادمانی حاصل ہوگی کہ ملک کے اکثر وبیشتر علماء ومشائخ واحباب اہلِ سنت کے مسلسل تقاضوں سے مجبور ہو کر آنیوالے ماہِ شعبان المعظم سے جو کہ ۱۳۹۹ھ میں آرہا ہے۔ رئیس التحریر والتقریر خطیب و ادیب مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا ابوالمقبول پیر محمد غلام رسول صاحب گل قادری نقشبندی (المعروف سمندری والے) تلمیذ خاص ابوالحقائق پاکستان علامۂ زماں شیخ القرآن حضرت العلامہ مولٰینا مولوی مفتی پیر محمد عبدالغفور صاحب ہزاروی چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے دورۃ التبلیغ پڑھانے کا وعدہ فرمالیا ہے۔

مملکتِ خداداد پاکستان میں اس سے قبل اہلِ سنت وجماعت حنفی بریلوی مسلک کا کوئی بھی ادارہ یہ دورۃ التبلیغ نہیں پڑھارہا بایں نوع یہ دورۃ التبلیغ اہلِ سنت وجماعت حنفی بریلوی مسلک کا پہلا اور منفردانہ دورۃ التبلیغ ہوگا۔ اس دورۃ التبلیغ کی چند خصوصیات کچھ اس طرح ہوں گی کہ!

۱- اسمیں تفسیر کا طریق بیہقی دوراں شیخ القرآن حضرت علامہ ہزاروی وزیرآبادی علیہ الرحمتہ سے حاصل کردہ استفادہ سے اور درسِ حدیث کا طریقہ نائب اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی حضرت قبلہ محدثِ اعظم علیہ الرحمۃ فیصل آبادی

Marfat.com

سے اخذ کردہ ہو گا۔

مناظرانہ تعلیم مناظر اعظم حضرت علامہ اچھروی علیہ الرحمۃ کے وضع فرمودہ اصولوں پر ہو گی۔

طریقہ وعظ و تقریر اکابر مقررین مثلاً حضرت مبلغ اعظم علامہ غلام دین لاہوری علیہ الرحمۃ و حضرت العلام مولانا قاری احمد حسن صاحب رہتکی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کے انداز کے علاوہ خود حضرت العلامہ شیخ المبلغین مناظر اسلام مولانا غلام رسول صاحب سمندری والوں کے اخذ کردہ ربع صدی کے سفری حضری تجربات پر مبنی ہو گا۔

زیر تعلیم مبلغین کے لئے مندرجہ بالا خصوصیات کے علاوہ پاک و ہند کے موافق و مخالف علماء کی تصانیف سے مستند حوالہ جات کے لئے عظیم کتب خانہ سے مستفید و مستفیض ہونے کا پورا پورا موقع فراہم کیا جائے گا۔

چنانچہ اس سلسلہ میں علامہ موصوف سمندری والوں کے ذاتی کتب خانہ کے علاوہ مبلغ دس ہزار ۱۰۰۰۰ روپیہ کی مستند کتب حاصل کرنیکا عظیم پروگرام بھی ترتیب دیا گیا ہے اور اس کی ابتدا ربھی مجاہد ملت شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا ابو المقبول محمد غلام رسول صاحب گل سمندری والوں نے خود اسطرح شروع فرمائی ہے کہ اس سال رمضان المبارک کے جمعۃ الوداع کے عظیم موقع پر عظیم الشان اجتماع سے جو کہ حضرت موصوف ہی کے مریدوں شاگردوں، مقتدیوں و احباب پر مشتمل ہوتا ہے آپ نے کتب خریدنے کے لئے اس دل سوزی کیساتھ اپیل فرمائی کہ چند منٹوں سیکنڈوں میں مبلغ دو ہزار ۲۰۰۰ روپیہ جمع ہو گیا جس سے کچھ تراجم و تفاسیر اور ضروری کتب خرید لی گئیں چنانچہ حضرت نے تقاریر کا بالکل مختصر پروگرام

Marfat.com

ترتیب دیکر اس دورۂ التبلیغ کے لئے کام شروع فرما دیا ہے۔ مبلغ بنکر ملک و بیرون ملک تبلیغی خدمات انجام دینے والے شائقین آئمہ و خطباء کے ساتھ منتہی طلباء کیلئے بھی یہ ایک عظیم موقعہ میسّر آ رہا ہے لہٰذا اس دورۃ التبلیغ میں شامل ہونے والے طلباء کو چاہیئے کہ وہ صرف تیس روپے داخلہ فیس کے ساتھ سادے کاغذ پر درخواست ماہِ شعبان ۱۳۹۹ھ کی یکم تاریخ تک مہتمم دار المبلغین جامعہ مجددیہ لاثانیہ شیر انوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد کے نام روانہ فرما دیں۔ چونکہ اس دفعہ بوجہ اوّل سال ہونے کے داخلہ بالکل محدود ہوگا۔ اس لئے متعلمین کو چاہیئے کہ بذریعہ خط وکتابت اپنی آمد کی اطلاع آنے والے مبارک مہینوں میں دے دیں۔ اور پھر داخلہ کے زمانے کے قریب آنے پر فیس داخلہ کے ساتھ ساتھ درخواست پر اپنے مشاہیر علماء و مشائخ کی تصدیق جو کہ ان کے ذاتی قلم سے ہو ضرور تحریر کریں۔ ورنہ فیس داخلہ ساتھ آجانے کے باوجود بھی درخواست قابلِ قبول نہ ہوگی۔

دردمندانہ اپیل

حضراتِ علماء و مشائخین اہلِ سنت و دیگر احباب اہل سنت السلام علیکم

جیسا کہ آپ نے حضرت علامہ صاحب سمندری والوں کو مجبور فرما کر دورۂ تبلیغ پڑھانے کے لئے آمادہ فرما لیا ہے تو اب آپ کا میرا سب احباب کا یہ دینی مذہبی و ملّی فریضہ ہے کہ ہم ان کے ساتھ دامے درمے سخنے ہر طرح تعاون فرمائیں تاکہ ہمارے دوسرے علوم و فنون کے شعبوں کے ساتھ ساتھ یہ نیا شعبہ (کہ جس کی ضرورت پورے ملک میں بڑی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔) بھی پھلے اور پھولے اور ہمارے مہمان آئمہ و خطباء جو کہ دراصل قال اللہ و قال الرسول جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر تبلیغی امور پر عبور کے حصول کیلئے دور دراز کا سفر طے کر کے پہنچیں تو ان کو انکے قیام و طعام یا اپنے لئے دینی کتب و دیگر ضروری امور کے لئے ان کو ایسی مشکلات نہ پیش آئیں کہ ان کو آئندہ آنیوالے

رہنے ہیں یہ سلسلہ منقطع کرنا پڑے۔ بزرگانِ دین وملت ومحبین اہلسنت یہ یاد رکھیے
کہ ہم اپنے مہمانوں کی خواطر تواضع پر سینکڑوں نہیں ہزاروں روپے خرچ کر دیتے ہیں
کہ اس دنیا میں ہماری عزت رہ جائے تو یہ یاد رکھیئے کہ درس تبلیغ لینے کیلئے آنیوالے آئمہ و
خطبا بھی مہمان ہیں مگر کس کے حسین رضی اللہ عنہ کے نانا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ابا صحابہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین کے غمخوار صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں ان کی خواطر تواضع ضائع
نہیں جائیگی بلکہ روز قیامت اور قبل از قیامت بھی یہ رنگ لائے گی۔ لہٰذا آپ سے
گذارش ہے کہ آپ فوری عطیات صدقات وخیرات کے علاوہ اپنے مال زکوٰۃ اور
چرم ہائے قربانی دیتے وقت اپنے اس نئے ادارے کو جو بوجہ اپنے مشن کے واحد و
منفرد ادارہ ہے۔ یاد رکھیئے اور ہر طرح اس ادارے سے تعاون کیجئے۔ (شکریہ)
اس سلسلہ میں ملکی معاونین کے ساتھ ساتھ ہمارے غیر ممالک میں موجود احباب
اہلسنت وجماعت میں سے خصوصاً اوسلو ناروے کی بزم حنفیہ اور اس کے سرگرم
کارکن حضرت علامہ عبداللطیف صاحب دوحہ، قطر کے مولانا حاجی محمد یوسف عازم
القادری اور عجمان دوبئی کے مرزا نیاز احمد صاحبان بہت بہت شکریہ کے مستحق ہیں کہ
جنھوں نے باوجود پردیس میں ہونے کے اپنے اس مسلکی ادارے کے ساتھ خصوصی
تعاون فرمایا۔ امید ہے کہ وہ آئندہ بھی اس ادارے کو ہمیشہ ہمیشہ
یاد رکھیں گے۔ والسلام۔ المبشر
خادم اہلسنت فقیر قادری صاحبزادہ محمد مقبول احمد سرور گل سمندری والے
ناظم اعلیٰ دار المبلغین جامعہ مجددیہ لاثانیہ شیر انوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد

تراجم وتفاسیر وجملہ درسی کتب کے علاوہ علمائے اہل سنت کی مبارک تصنیفات
خریدتے وقت مکتبہ مجددیہ لاثانیہ شیرانوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد
کو ضرور خدمت کا موقع دیں۔

پتہ:۔ مکتبہ مجددیہ لاثانیہ شیرانوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد
ناظم اعلیٰ صاحبزادہ محمد مقبول احمد غفرلہٗ سمندری والے

Marfat.com

اشعارِ مبارکہ

حضرتِ مجدد الف ثانی رح

ہر روز باشی صائماً، ہر لیل باشی قائماً
در ذکر باشی دائماً، مشغول شو در ذکرِ ہُو

گر عیش خواہی جاوداں، عزت بخواہی در جہاں
ایں ذکرِ ہُو ہر آں بخواں، مشغول شو در ذکرِ ہُو

سودے ندارد خفتنت ناچار باید رفتنت
در گور تنہا ماندنت، مشغول شو در ذکرِ ہُو

ہُو ہُو بذکرش ساز کن، نام خدا آغاز کن
قفل ز سینہ باز کن، مشغول شو در ذکرِ ہُو

علم بخوانی با عمل، فردا نہ باشی تا خجل
در پیش قادرِ لم یزل، مشغول شو در ذکرِ ہُو

ہر دم خدا را یاد کن، دلہائے غمگیں شاد کن
بلبل صفت فریاد کن، مشغول شو در ذکرِ ہُو

مسکین احمد مرد شو در جملہ عالم فرد شو
در راہ حق چوں گرد شو، مشغول شو در ذکرِ ہُو

Marfat.com

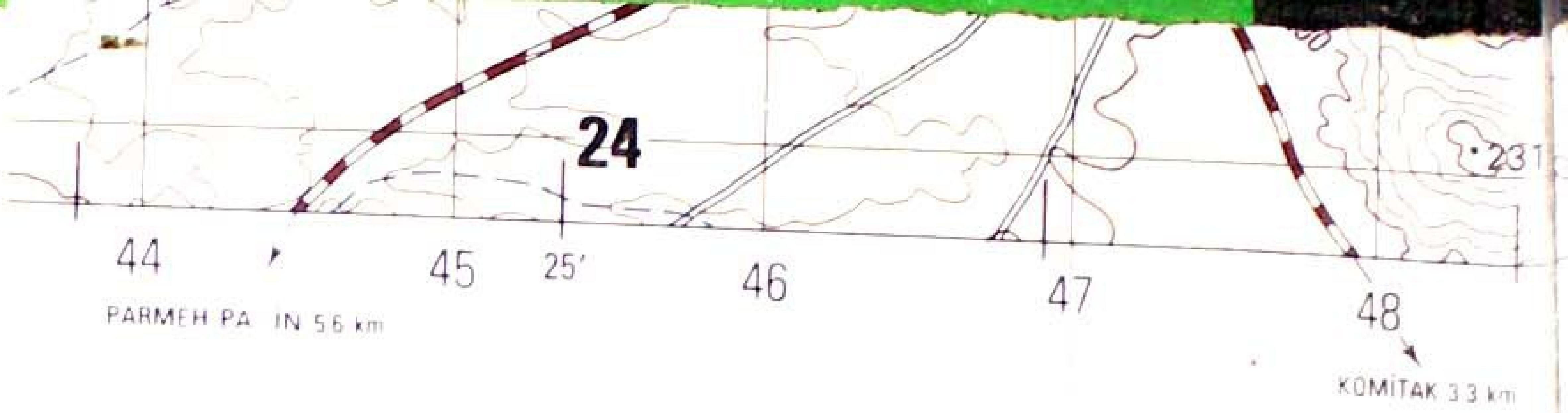

5 Kilometers

3 Statute Miles

3 Nautical Miles

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com